عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۲۱ تا ۲۷/ رجب ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵/ ستمبر ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۱۷

قیمت: ۷ روپے


## روحانی نفقہ

# ماہِ ستمبر اور تحریکِ ختم نبوت

## اخلاص کی اہمیت

## قادیانیوں کے لچر عقائد


Email: editorkn@yahoo.com



Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

## ہوائی جہاز کے عملہ کے لئے سحری وافطاری کے احکام:

س:...... ہوائی جہاز کے عملے کی مختلف قسم کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔ ایک قسم کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح کی ہے کہ وہ گھر پر ہی ''اسٹینڈ بائی'' رہتا ہے اور اسی صورت میں ڈیوٹی پر جاتا ہے جب کہ دوسرا عملہ جو ڈیوٹی پر جارہا تھا وہ عین وقت پر بیمار پڑ جائے یا کسی اور وجہ سے اپنی ڈیوٹی پر جانے سے قاصر رہے۔ ایسا شاذ ونادر ہی ہوتا ہے اور زیادہ تر اس قسم کی ڈیوٹی والا ''اسٹینڈ بائی'' گھر پر ہی رہتا ہے۔ اس شکل میں اگر عملہ روزہ رکھنا چاہے تو وہ زیادہ سے زیادہ کتنی دیر تک روزہ کی نیت کرسکتا ہے؟

ج:...... رمضان کے روزے کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلی جائے، تو روزہ صحیح ہے، ورنہ صحیح نہیں۔ ابتداء صبح صادق سے غروب تک کا وقت اگر برابر دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے تو اس کا عین وسط یعنی درمیانی حصہ ''نصف النہار شرعی'' کہلاتا ہے اور یہ زوال سے قریباً پون گھنٹہ پہلے شروع ہوتا ہے، اگر روزہ رکھنا ہو تو روزہ کی نیت اس سے پہلے کرلینا ضروری ہے۔ اگر عین نصف النہار شرعی کے وقت نیت کی یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہیں ہوگا۔

س:...... نیت کرنے کے بعد اگر فلائٹ پر جانا پڑے اور عملہ نے روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... کفارہ صرف اس صورت میں لازم آتا ہے جب کہ روزہ کی نیت رات میں یعنی صبح صادق سے پہلے کی ہو، اگر صبح صادق کے بعد اور نصف النہار شرعی سے پہلے روزے کی نیت کی تھی اور پھر روزہ توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ (درمختار، شامی)

س:...... دو قسم کی فلائٹ ہوتی ہیں: ایک چھوٹی فلائٹ ہوتی ہے مثلاً کراچی سے لاہور یا اسلام آباد وغیرہ، اور واپسی کراچی، صبح جاکر دوپہر تک واپسی یا دوپہر جاکر رات میں واپسی، اور دوسری فلائٹ لمبے دورانیے کی ہوتی ہے جو ملک سے باہر جاتی ہے۔ اس صورت میں عملہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے یا نہ رکھنا؟ زیادہ تر عملہ چھوٹی فلائٹ پر روزہ رکھنا چاہتا ہے۔

ج:...... سفر کے دوران روزہ رکھنے سے اگر کوئی مشقت نہ ہو تو مسافر کے لئے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر اپنی ذات کو یا اپنے رفقاء کو مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے۔

س:...... ہوائی جہاز کا عملہ دو قسم کے مسافروں میں آتا ہے، دونوں قسم کا عملہ ڈیوٹی پر شمار ہوتا ہے۔ ایک قسم کا وہ عملہ ہے جس پر جہاز یا مسافروں کی ذمہ داری نہیں ہوتی، وہ سفر اس لئے کر رہا ہے کہ اسے آدھے راستے یا دوتہائی راستے پر اتر کر ایک دو دن کے آرام کے بعد پھر جہاز آگے کی منزل کی طرف لے جانا ہے۔ دوسری قسم کا عملہ وہ ہوتا ہے جس پر جہاز اور مسافروں کی ساری ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان دونوں قسم کے عملے پر روزے کے کیا احکام ہیں؟

ج:...... جس عملہ پر جہاز اور اس کے مسافروں کی ذمہ داری ہے، اگر ان کو یہ اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی صورت میں ان سے اپنی ذمہ داری کے نبھانے میں خلل آئے گا تو ان کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ دوسرے وقت قضا رکھنی چاہئے، خصوصاً اگر روزہ کی وجہ سے جہاز اور اس کے مسافروں کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو تو ان کے لئے روزہ رکھنا ممنوع ہوگا۔ مثلاً جہاز کے کپتان نے روزہ رکھا ہوا اور اس کی وجہ سے جہاز کو کنٹرول کرنا مشکل ہوجائے۔

س:...... سفر دو قسم کے ہوتے ہیں: ایک سفر مغرب سے مشرق کی طرف، جس میں دن بہت چھوٹا ہوتا ہے جب کہ دوسرے سفر میں جو مشرق سے مغرب کی طرف ہوتا ہے، اس میں دن بہت لمبا ہو جاتا ہے، سورج تقریباً جہاز کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور روزہ بیس، بائیس گھنٹے کا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ روزہ گھنٹوں کے حساب سے کھول لیتے ہیں، مثلاً پاکستان کے حساب سے روزہ رکھا تھا اور پاکستان میں جب روزہ کھلا، اسی حساب سے انہوں نے بھی روزہ کھول لیا۔ اس صورت میں بعض مرتبہ سورج بالکل اوپر ہوتا ہے اور جس مقام سے جہاز گزر رہا ہوتا ہے، وہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے، کیا اس طرح سے روزہ کھول لینا صحیح ہے؟

ج:...... گھنٹوں کے حساب سے روزہ کھولنے کی جو صورت آپ نے لکھی ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ افطار کے وقت روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ جو لوگ پاکستان سے روزہ رکھ کر چلیں ان کو پاکستان کے غروب کے مطابق روزہ کھولنے کی اجازت نہیں۔ جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کے وہ روزے ٹوٹ گئے اور ان کے ذمہ ان کی قضا لازم ہے۔

# ہفت روزہ ختم نبوت

جلد ۲۲ شمارہ ۱۷ ۲۱ تا ۲۷ رجب ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ ستمبر ۲۰۰۳ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید انظر عظیم

سرکولیشن منیجر: محمد ادریس
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
کمپوزنگ و ترتیب: محمد راشد خرم، محمد فیصل عرفان

## اس شمارے میں

| | |
|---|---|
| اداریہ | 4 |
| ماہ ستمبر اور تحریک ختم نبوت (مولانا نذیر احمد تونسوی) | 6 |
| روحانی تحفہ (حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ) | 10 |
| حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سیرت کے آئینے میں (حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ) | 12 |
| اخلاص کی اہمیت (مولانا فضل الرحیم) | 17 |
| سید عبداللطیف شاہ واصل بحق ہوگئے (ڈاکٹر سید راشد علی) | 19 |
| قادیانیوں کے کفریہ عقائد (شکیل عثمانی) | 21 |
| عالمی خبروں پر ایک نظر | 23 |

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۳۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۳۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، ششماہی: ۱۲۵ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے
چیک بنام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 363-9 ... اکاؤنٹ نمبر 927-2 ... پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jame Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ۷/ستمبر مذہبی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا

۷/ستمبر پورے ملک میں بھرپور مذہبی جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس موقع پر پورے ملک میں اجتماعات منعقد ہوئے اور کراچی' لاہور' حیدرآباد' کوہاٹ' راولپنڈی' پشاور' کنڈیاں' سرگودھا سمیت ملک کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد ہوا۔ علمائے کرام نے اجتماعات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں اور ان کی شرانگیزی سے عوام الناس کو آگاہ کیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ممتاز علمائے کرام اور دینی جماعتوں کے قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا سمیع الحق' مولانا اعظم طارق' مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' قاری سعید الرحمٰن' مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا زاہد الراشدی' مولانا عطاء المومن بخاری' مولانا عطاء المہیمن بخاری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اللہ وسایا' مولانا انوار الحق حقانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا قاری عبداللہ منیر' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' قاضی احسان احمد' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا انوار الحق نور' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد حسین ناصر' مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن' مفتی خالد میر' مفتی محمود الحسن' مولانا خان محمد کندھانی' حافظ احمد بخش' مولانا امام الدین قریشی' مولانا خدا بخش' مولانا عبدالرزاق مجاہد' مولانا غلام حسین' مولانا عبدالعزیز جتوئی' مولانا محمد طیب' مولانا اسحاق ساقی' مولانا محمد راشد مدنی' مفتی ابرار احمد' مولانا عبدالواحد' مولانا محمد طاہر رحمانی' مولانا احسان اللہ ہزاروی' مولانا اقبال اللہ' مولانا عبدالقیوم نعمانی' صاحبزادہ عزیز احمد' صاحبزادہ خلیل احمد' صاحبزادہ رشید احمد' صاحبزادہ سعید احمد' صاحبزادہ نجیب احمد' قاری محمد رمضان' مولانا فقیر اللہ اختر' مولانا حافظ محمد ثاقب اور دیگر مقررین نے ان اجتماعات سے خطاب کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام قبول کرکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت میں آجائیں۔ 7/ستمبر کے تاریخی فیصلے کے حوالے سے مسلمانان عالم عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کیلئے کام کرنے کا عہد کریں۔ کفریہ طاقتوں کی جانب سے قادیانیوں کی سرپرستی کرنے کا اصل مقصد امت محمدیہ کا اعزاز ختم کرنا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی' سپریم کورٹ اور اعلیٰ عدالتوں سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک کی عدالتوں نے قادیانیت کو اسلام سے علیحدہ ایک الگ مذہب ٹھہراتے ہوئے اس کی تعلیمات کو اسلام سے متصادم قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کے ارکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑیں' اسی میں نجات ہے۔ مسلمان کسی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی جھوٹے مدعی نبوت کو تسلیم کرنے کا تصور نہیں کرسکتے۔ قادیانی مختلف ممالک میں مسلمانوں کا استحصال کررہے ہیں۔ پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی کوششوں میں قادیانی جماعت کا سب سے زیادہ ہاتھ ہے۔ بیرونی ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کیلئے قادیانیوں نے ملکی مفادات کا سودا کیا ہے۔ پاکستان کے ایٹمی راز کی اسلام اور ملک دشمن قوتوں کو فراہمی قادیانیوں کی کارستانی ہے۔ کفریہ عقائد پر مسلسل اصرار اور ہٹ دھرمی اختیار کرنے اور جھوٹے مدعی نبوت کا دعویٰ واپس نہ لینے کی وجہ سے علمائے کرام نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا اور ۱۹۲۸ء سے لے کر اب تک دنیا بھر کی تمام عدالتوں میں علمائے کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں کفریہ عقائد ثابت کرکے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت ہونا واضح کیا اور آخرکار ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخی دن کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ پر امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ اس بنا پر قادیانیوں کو چاہئے کہ وہ کفریہ عقائد چھوڑ کر اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لیں۔ اسلام کا لبادہ ان کو جہنم کی آگ سے نہیں بچاسکے گا۔ امریکہ اور مغرب کا قادیانیوں کی حمایت کا مقصد ان سے ہمدردی نہیں بلکہ مسلمانوں اور اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ وہ قادیانیوں کو سیاسی پناہ دے کر پاکستان کو دنیا بھر میں بدنام کرنا چاہتے ہیں اگر مغرب کو انسانی ہمدردی کا اتنا ہی درد ہے تو وہ افریقی ممالک اور پسماندہ ملکوں میں رہنے والے سیاہ فام عیسائیوں کی غربت کے خاتمہ کے لئے کام کیوں نہیں کرتے؟ دراصل وہ مسلمانوں کو اسلام سے ہٹانے کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اختیار کررہے ہیں' اس لئے مسلمانوں کو ان کے حربوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور حکومت کو قادیانیوں کی سرگرمیوں کو قانونی اور آئینی طور پر نوٹس لینا چاہئے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ انسانیت

کہ آپؐ کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی باور کرنا منصب نبوت کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔ قادیانیت عالم اسلام کے لئے ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ سے زائد مسلمان قادیانیت کو مسترد کر چکے ہیں۔ سامراجی قوتوں کے بھروسہ پر چلنے والی قادیانی تحریک جلد ہی اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے۔ قادیانی جماعت کا ہر فرد دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور ان کی تباہی کے درپے ہے۔ قادیانیت کا بنیادی مقصد اسلام کو ختم کرنا ہے۔ اس لئے ان کی تبلیغی سرگرمیاں اسلام کے منافی ہیں۔ اس وقت عیسائی' قادیانی' یہودی اور دیگر غیر مسلم مشنری طریقوں سے مسلمانوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور امداد کے نام پر قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان فلاحی ادارے قائم کریں تاکہ مشنری راستوں سے بھی قادیانیت اور عیسائیت کی تبلیغی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جاسکے۔ عیسائیوں اور یہودیوں پر حیرت ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کے باوجود ان کی حمایت و سرپرستی کرتے نظر آتے ہیں۔ امت مسلمہ تو ان انبیائے کرام کی توہین کو بھی کفر سمجھتے ہوئے اس کے سدباب کیلئے کوشاں ہے۔ اس وقت امت مسلمہ جس زبوں حالی کا شکار ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنا اسلامی تشخص ختم کر دیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و صورت سے دور ہوگئی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اسلام پر مسلمان سختی سے عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قادیانیوں کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔ اسلام کو تباہ کرنے یا ختم کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائے گی۔ قادیانی' اسلام کے خاتمے کا خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔ قادیانیت نے دنیا کو نفرت کی سیاست کے سوا اور کچھ نہیں دیا صیہونی لابی کا آلہ کار بن کر قادیانی مسلمانوں کے استحصال کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ ۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد سے قادیانیوں کی اکثریت اپنے باطل مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کر رہی ہے۔ اسلام کے عالمی غلبے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ عالمی سطح پر قادیانی' صیہونی غلبے کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مختلف ممالک میں صیہونی گماشتوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ مختلف اسلامی ممالک میں اہم قومی رازوں کی چوری میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کی اطلاعات منظر عام پر آرہی ہیں' جس سے ان کی اسلام کی دشمنی واضح ہو رہی ہے۔ یورپی ممالک میں مسلمانوں کے لئے مختص حقوق کو قادیانیوں نے حاصل کر کے مسلمانوں کو ان حقوق سے محرومی کا شکار بنادیا ہے۔ بیرونی ممالک میں مراعات اور سیاسی پناہ کے حصول کے لئے مختلف پاکستانی سفارت کاروں کا خود کو قادیانی ظاہر کرنا ملک کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آئینی حقوق سے ہٹ کر قادیانیوں کو فراہم کی جانے والی دیگر مراعات فی الفور بند کی جائیں اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے قادیانی فتنے کے خلاف نوے سالہ جدوجہد کی' ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا' ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ایک لاکھ مسلمان گرفتار ہوئے' جن میں علماء کی اکثریت تھی' غیر جانبدارانہ رپورٹوں کے مطابق صرف لاہور میں ۲۵ ہزار مسلمانوں نے ناموس رسالتؐ پر جانیں نچھاور کیں' طویل تحریک کے بعد پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے ۷ ستمبر کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا' ۷ ستمبر ایک یادگار اور تاریخ ساز دن ہے' علماء نے کہا کہ قادیانیوں کے ناپاک عقائد' مکروہ عزائم' ریشہ دوانیوں اور فریب دے کر عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کی سازشوں کے خلاف مسلمانوں کو تمام سیاسی اور مسلکی اختلافات ختم کر کے تحریک چلانی چاہئے۔ مسلمانوں کو اسلامی اقدار اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا چاہئے اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں پرامن جدوجہد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا میں قادیانیت کے فروغ کے لئے ۱۷ کروڑ ڈالر مختص کئے گئے ہیں' ۲۵ لاکھ ڈالر پاکستان میں مسلمانوں کے ایمان پر وار کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں' انہوں نے سوال کیا کہ قادیانیوں کے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی؟ انہوں نے کہا کہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان حکمرانوں میں دوراندیشی اور جرأت کا فقدان ہے۔ علمائے کرام نے دعویٰ کیا کہ قادیانی' پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف مخبری کر رہے ہیں' حالیہ رپورٹ میں امریکہ نے انہیں "آور مین" قرار دیا ہے۔ علماء نے کہا کہ عالم کفر پاکستان میں قادیانیوں کے بارے میں قانون ختم کرنا چاہتا ہے' وہ اس کو امتیازی قانون قرار دے رہے ہیں اور توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کر کے شاتم رسول کو موت کی سزا ختم کرنا چاہتے ہیں اور ۱۹۷۳ء کے آئین کو یکسر تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ علمائے کرام نے متنبہ کیا کہ پاکستان کے مسلمان ناموس رسالتؐ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور اس سلسلے میں ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔ اس موقع پر عوام الناس نے اس بات کا عہد کیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا اور راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ مسلمانوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے ہر ممکن اقدامات کریں گے اور ان کی غیر آئینی اور غیر قانونی سرگرمیوں کے سدباب تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور علمائے کرام سے ہر ممکن تعاون کریں گے۔

# ماہِ ستمبر اور تحریکِ ختمِ نبوت

مولانا نذیر احمد تونسوی

۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو دوپہر کے وقت ایک شخص ہانپتا کانپتا فیصل آباد ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع مولانا تاج محمودؒ کے مکان کے عقبی دروازے پر جا کر دستک دیتا ہے‘ بچوں نے مولانا کو اندر جا کر اطلاع کی‘ مولانا نے فرمایا کہ اس سے کہو کہ دوسری طرف مین گیٹ سے آئے‘ مگر اس نے کہا کہ مولانا سے کہیں مجھے ضروری کام ہے‘ ایک منٹ کے لئے باہر تشریف لائیں‘ مولانا باہر تشریف لائے‘ دیکھا تو ریلوے کنٹرول کا ایک آفیسر باہر کھڑا ہے‘ جس کی زبان و ہونٹ خشک ہیں اور چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں‘ مولانا نے پوچھا کہ خیریت تو ہے؟ اس شخص نے ڈبڈبائی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا‘ مولانا کی حیرت کی انتہا نہ رہی‘ اتنا ذمہ دار آدمی اور یہ کیفیت‘ خدایا خیر‘ اس شخص نے بڑی مشکل سے اپنی طبیعت کو سنبھالتے ہوئے مولانا تاج محمود کو چناب نگر (سابقہ ربوہ) کے حادثہ کی اطلاع دی۔

یہ حادثہ کچھ اس طرح پیش آیا کہ ۲۹/مئی کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر آہنی سلاخوں‘ لوہے کے تاروں کے بنائے ہوئے کوڑوں‘ آہنی پنجوں سے قادیانی دہشت گردوں نے حملہ کیا‘ ان طلباء کو قادیانی غنڈوں نے مارا پیٹا اور زخمی کیا‘ جن کا قصور صرف یہ تھا کہ ایک ہفتہ قبل تفریحی سفر پر پشاور جاتے ہوئے چناب ایکسپریس کے ذریعے جب یہ طلباء چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر اترے‘ تو قادیانیوں نے ان کو اپنے کفریہ عقائد پر مبنی لٹریچر دیا‘ اس زمانہ میں قادیانیوں کا معمول تھا کہ وہ چناب نگر سے گزرنے والی تمام ٹرینوں کے مسافروں میں اپنا کفریہ لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے‘ چنانچہ حسب معمول جب انہوں نے ان طلباء میں لٹریچر تقسیم کیا تو مسلمان طلباء بپھر گئے‘ انہوں نے ختم نبوت زندہ باد‘ مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ مسلمان طلباء کی اس جرأت رندانہ نے قادیانیوں کے ہوش و حواس اڑا دیئے‘ ربوہ کے قصر خلافت میں زلزلہ برپا ہو گیا‘ قریب ہی واقع گراؤنڈ میں قادیانی نوجوان کھیل رہے تھے‘ ان کو اطلاع ملی تو وہ ہاکیوں سے مسلح ہو کر اسٹیشن پر پہنچ گئے‘ مسلمان طلباء بھی قادیانیوں کی حرکات سے برہم ہو گئے‘ تو تکرار تک معاملہ جا پہنچا‘ اتنے میں خدا کا شکر ہے کہ ٹرین روانہ ہو گئی اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا‘ حادثہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔

قادیانیوں کے سینے میں انتقام کی آگ کے شعلے بھڑکنے لگے‘ ان کے تو وہم و گمان میں یہ بات نہ آسکتی تھی کہ کوئی شخص ہمارے شہر میں بھی مرزائیت مردہ باد کا نعرہ لگانے کی جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ قادیانیوں نے اس واقعہ کا شدید نوٹس لینے کا فیصلہ کر لیا‘ ان طلباء پر اپنی سی آئی ڈی لگا دی‘ ان کی واپسی کا پروگرام معلوم کیا‘ اور بڑی بے چینی سے ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔

ایک ہفتہ بعد جب یہ طلباء اسی ٹرین سے واپس ہوئے تو سرگودھا سے ہی ان کے ڈبے میں قادیانی جاسوس‘ خدام الاحمدیہ کے رضا کار سوار ہو گئے‘ جب ٹرین چناب نگر سے قبل نشتر آباد ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو وہاں کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے چناب نگر کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو بذریعہ ریلوے فون طلباء کے ڈبے کی نشاندہی کر دی‘ اس سے قبل چناب نگر کا قادیانی اسٹیشن ماسٹر سرگودھا تک فون کر کے ٹرین کی آمد کا پوچھتا رہا‘ گویا قادیانی قیادت بڑی تیاری اور دیوانگی کے ساتھ ٹرین کی آمد کا انتظار کر رہی تھی۔

جب گاڑی چناب نگر پہنچی‘ تو اسٹیشن پر پہلے سے موجود قادیانی غنڈوں نے آنجہانی مرزا طاہر کی قیادت میں طلباء کے ڈبے کو ہر طرف سے گھیر لیا‘ اور ڈبے کے اندر گھس کر بڑی بے دردی سے طلباء کو مارا پیٹا اور زخمی کیا‘ طلباء لہولہان ہو گئے‘ ان کے کپڑے پھٹ گئے‘ ان کے جسم زخموں سے چور چور ہو گئے‘ قادیانی غنڈوں نے ان کا سامان بھی لوٹ لیا‘

"مرزائیت زندہ باد' مرزا غلام احمد قادیانی کی جے" جیسے کفریہ نعرے لگائے۔

جب تک ان غنڈوں کا ایکشن جاری رہا' اس وقت تک اسٹیشن ماسٹر نے ٹرین کو چناب نگر اسٹیشن پر بلاجواز روکے رکھا' فیصل آباد سے ریلوے کنٹرول نے جب رابطہ کرکے پوچھا کہ اتنی دیر ہوگئی' ٹرین چلی کیوں نہیں؟ تو بتایا گیا کہ فساد ہوگیا ہے۔

یہ خبر مقامی اور صوبائی انتظامیہ تک پہنچی' ٹرین چنیوٹ برج سے ہوتی ہوئی چک جھمرہ پہنچ گئی' وہاں سے فیصل آباد کا سفر صرف پندرہ' بیس منٹ کا ہے' جب مولانا تاج محمود کو اس افسوس ناک سانحہ کی یہ شخص اطلاع دے رہا تھا تو ٹرین کے فیصل آباد پہنچنے میں چند منٹ باقی رہ گئے تھے' مولانا نے بڑی تیزی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء' شہر کے چیدہ چیدہ علمائے کرام' پریس رپورٹر اور انتظامیہ کے ذمہ دار افراد کو فوراً ریلوے اسٹیشن پہنچنے کے لئے کہا اور ساتھ ساتھ پنجاب میڈیکل کالج' گورنمنٹ کالج کے طلباء کو جہاں تک ممکن تھا' اطلاع کردی کہ فوراً اسٹیشن پر آجائیں' ریلوے کے تمام ملازمین مولانا کے مقتدی تھے' ان کو پیغام بھیجا کہ تمام کام چھوڑ کر فوراً اسٹیشن پر آجائیں۔

اس کام سے فارغ ہوکر جب مولانا اسٹیشن پر تشریف لائے تو ہزاروں افراد جمع ہوکر قادیانیوں کی غنڈہ گردی کے خلاف سراپا احتجاج بن کر نعرہ بازی میں مصروف تھے' اور شدید احتجاج کررہے تھے' پولیس گارڈ' مجسٹریٹ' اور ڈاکٹر صاحبان اسٹیشن پر موجود تھے' جو مسافر اس ٹرین میں سفر کررہے تھے اور چناب نگر اسٹیشن پر اپنی آنکھوں سے قادیانیوں کی دہشت گردی کا نظارہ کرچکے تھے' وہ بھی ٹرین سے اتر کر مسلمانوں کے ساتھ اس احتجاج میں شریک ہوگئے۔

مولانا تاج محمود کو دیکھتے ہی لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے اور فلک شگاف نعرہ بازی شروع کردی' مولانا کی موجودگی میں زخمی طلباء کو ٹرین سے اتارا گیا' ڈاکٹروں کے مشورہ پر ان کی مرہم پٹی کی گئی۔

انتظامیہ کے ذمہ دار افراد نے طلباء سے ملاقات کی' انتظامیہ کا خیال تھا کہ زخمی طلباء کو یہاں اتار لیا جائے تاکہ ان کا مناسب علاج معالجہ ہوسکے اور باقی ٹرین کو آگے جانے دیا جائے' جب طلباء سے اس سلسلہ میں بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی حالت میں ملتان جائیں گے اور ملتان میں اپنا علاج کرائیں گے' انتظامیہ کا اصرار تھا کہ گاڑی کو آگے جانے دیا جائے' لیکن مولانا تاج محمود کا اصرار تھا کہ جب تک صوبائی حکومت ہمارے مطالبات نہیں مان لیتی' گاڑی آگے نہیں جاسکتی۔ ڈپٹی کمشنر' چیف سیکریٹری سے رابطہ میں تھے' لمحہ لمحہ کی رپورٹ ان کو دے رہے تھے' بالآخر چیف سیکریٹری نے مطالبات کو تسلیم کرنے کی یقین دہانی کرائی تو مولانا تاج محمود نے اسٹیشن کی دیوار پر کھڑے ہوکر تقریر کی' لوگوں کو پرامن رہنے کی تلقین کی' زخمی طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: عزیز بچو! تم میری اولاد ہو' جگر کے ٹکڑے ہو' میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک قادیانیوں سے آپ کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب نہیں لیا جاتا' اس وقت تک ہمارے لئے چین سے بیٹھنا حرام ہے۔

اس کے بعد زخمی طلباء کو ایئر کنڈیشنڈ کوچ میں منتقل کرکے ٹرین روانہ کردی گئی۔ گھر آکر مولانا نے گوجرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' عبدالحکیم' مخدوم پور' خانیوال اور ملتان جہاں جہاں پر ٹرین کو رکنا تھا' وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور رضا کاروں کو قادیانیوں کی مذکورہ غنڈہ گردی کے خلاف مظاہرہ کرنے کی ہدایات دے دیں' چنانچہ مذکورہ مقامات میں سے جہاں جہاں سے ٹرین گزرتی گئی' وہاں احتجاجی مظاہرہ ہوتا گیا۔

ملتان' لاہور' پنڈی فون کرکے مولانا تاج محمود نے مولانا محمد شریف جالندھریؒ' آغا شورش کاشمیریؒ' مولانا غلام اللہ کو اس سانحہ کی تفصیلات سے مطلع کردیا۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے کراچی اور خانقاہ سراجیہ فون کرکے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ کو اس سانحہ کی اطلاع دی اور ملک بھر میں دیگر اہم مقامات پر بذریعہ فون رابطہ کرکے جماعتی احباب اور دینی رہنماؤں کو اطلاع کرکے اپنے مشوروں سے نوازتے رہے۔

حالات قادیانیوں کے خلاف پہلے سے تحریک کے متقاضی تھے' اس سانحہ نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ لاہور' پنڈی' پشاور' کوئٹہ' سکھر' حیدرآباد' بہاولپور' کراچی اور ملک کے دیگر شہروں سے علمائے کرام سے رابطہ اور مشوروں کا سلسلہ جاری رہا' پورے ملک میں جلسے' جلوس' ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہوگیا' ہر مسلمان قادیانیوں کے خلاف تحریک چلانے کے لئے بے تاب ہوگیا۔

اس سلسلہ میں غور و خوض کے لئے مورخہ ۳/جون کو راولپنڈی میں تمام مکاتب فکر کے نمائندگان کا ایک اہم اجلاس طلب کیا گیا' اس کے بعد ۹/جون کو لاہور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر تمام دینی و مذہبی جماعتوں کا اجلاس بلایا گیا' جس میں درجنوں دینی و سیاسی جماعتوں کے علمائے کرام اور نمائندوں نے شرکت کی' ملک بھر کے اکابر

علمائے کرام اس اجلاس میں شریک ہوئے' جن میں مولانا مفتی محمودؒ' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' مولانا غلام علی اکاڑوی' مولانا محمد شریف جالندھریؒ' مولانا تاج محمودؒ' مولانا عبیداللہ انورؒ' چوہدری غلام جیلانی' سید مظفر علی شمسی اور دیگر بہت سارے حضرات شامل تھے' جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں ہزاروں کی تعداد میں عوام وخواص اس اجلاس کے فیصلوں کو سننے کے لئے جمع ہوگئے۔ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کر کے قادیانیوں کے خلاف بھرپور تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس وقت پورے ملک کی اپوزیشن متحد تھی' تمام ممبران اسمبلی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اس تحریک میں شامل ہوگئے۔ اس طرح تمام دینی وسیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف خاص' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور تحریک چلانے کا اعلان کردیا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کیا' ۱۴/جون کو ملک بھر میں تاریخی ہڑتال ہوئی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

اسی روز شام کو وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کے دوران قادیانی مسئلہ عوامی امنگوں کے مطابق حل کرنے کا مژدہ سنایا اور قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ زیر بحث لانے کا وعدہ کیا۔

پورے ملک میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانیوں کے بائیکاٹ کی مؤثر مہم شروع ہوگئی اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ دن بدن زور پکڑتا گیا۔

۱۶/جون کو فیصل آباد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس حضرت بنوریؒ کی صدارت میں ہوا' جس میں ملک بھر کی دینی وسیاسی قیادت نے شرکت کی' اس اجلاس میں اہم فیصلے ہوئے' اسی دن شام کو فیصل آباد کی تاریخ کا عظیم الشان تاریخی جلسہ ہوا' ملک بھر سے آئے ہوئے علمائے کرام اور مقررین نے اپنے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے دھواں دھار تقریریں کیں' اور وزیراعظم کے خطاب کو ناقابل قبول قرار دے کر مسترد کردیا اور قادیانیوں سے متعلق فوری طور پر مسلمانوں کے جائز مطالبات کی منظوری کا مطالبہ کیا۔

۲۰/جون کو سرحد اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی سفارش پر مشتمل متفقہ قرارداد پاس کی۔

۲۲/جون کو اس سلسلہ میں غور کرنے کے لئے حکومت نے مری میں ایک اجلاس منعقد کیا' جس میں کئی اہم فیصلے کئے گئے۔

یکم جولائی سے قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو ایک خصوصی کمیٹی قرار دے کر اجلاس شروع کردیا' قادیانی جماعت کے سربراہ آنجہانی مرزا ناصر احمد' اور لاہوری گروپ کے سربراہ مرزا صدرالدین کو قومی اسمبلی میں بلایا گیا' انہوں نے اپنا موقف بیان کیا' تمام ممبران اسمبلی سوالات لکھ کر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی معرفت قادیانی سربراہوں سے سوالات کرتے تھے' مولانا مفتی محمودؒ نے دینی اور شرعی امور کے سلسلہ میں یحییٰ بختیار کی بہت معاونت کی' مرزا ناصر احمد کا بیان اسمبلی میں جب مکمل ہوا' تو اس کے جواب میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا محمد حیات' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا تاج محمود رحمہم اللہ کے فراہم کردہ مواد کی روشنی میں مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ اور مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ''ملت اسلامیہ کا موقف'' نامی کتاب مرتب کی' اس کتاب کا جتنا حصہ مکمل ہوجاتا' مولانا مفتی محمودؒ' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد اور دیگر رہنما اس پر نظر ثانی اور ترمیم و اضافہ کرکے کتابت کے لئے حضرت اقدس سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ کے سپرد کردیتے' وہ کاتبوں کی ایک ٹیم کے ہمراہ اس کی کتابت کرتے جاتے' مختصر وقت میں یہ جامع کتاب چھاپنے کے لئے پریس کو دے دی گئی۔

اسمبلی کے باہر تحریک اپنے زوروں پر تھی' ہر مسلمان عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبہ سے سرشار ہوکر بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے رہا تھا' مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی تحریک نے مرزائیت کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی' قادیانیوں پر شدید بوکھلاہٹ طاری تھی' بے شمار مرزائیوں نے مرزائیت سے تائب ہونے کا فیصلہ کرکے اخبارات کے ذریعہ مرزائیت سے لاتعلقی کا اعلان کردیا۔ بعض جگہ قادیانیوں کی اشتعال انگیز حرکات کا ردعمل ان کے احتساب کے لئے مزید سخت ہوگیا۔

تمام مکاتب فکر اپنی اپنی ہمت وتوفیق کے مطابق تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے تھے' اکا دکا واقعات کے علاوہ مجموعی طور پر تحریک پر امن چل رہی تھی' الحمدللہ!

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت نے اپنی حکمت عملی سے تحریک کو خطرناک شکل اختیار نہ کرنے دیا۔

سعودی عرب کی بعض انتہائی اہم شخصیات نے حکومت پاکستان کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مشورہ دیا۔ جامعہ ازہر مصر کے علماء اور شیوخ نے مرزائیوں کے بائیکاٹ کو واجب قرار دیا۔ اس سے رائے عامہ مزید پختہ ہوگئی اور تحریک کو بے حد فائدہ ہوا۔

البتہ حکومت نے فوری مطالبہ ماننے کی بجائے طویل المیعاد اسکیم تیار کی' جس سے شاید وہ عوام کے حوصلہ کا امتحان یا اپنی گلوخلاصی کی شکل نکالنا چاہتی تھی۔ حکومت نے اس بات کا بخوبی اندازہ لگالیا تھا کہ مسلمان ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں' اب مسئلہ حل کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

"ملت اسلامیہ کا موقف" نامی کتاب چھپ کر آئی' مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں جب یہ کتاب پڑھ کر سنائی تو مرزائیت کے کفریہ عقائد کھل کر سامنے آگئے' تمام ممبران اسمبلی میں یہ کتاب تقسیم کی گئی۔

مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بھی اپنی طرف سے قادیانیوں اور لاہوری گروپ کے جواب میں جمع کردہ مواد ممبران اسمبلی کو پڑھ کر سنایا۔

بعض ممبران اسمبلی پر پہلے جو رواداری کا بھوت سوار تھا' مرزائی عقائد سامنے آنے کے بعد ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ مرزائیت کا کفران کے سامنے الم نشرح ہوگیا' چنانچہ حکومت اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اس سلسلہ میں کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے ایک ذیلی کمیٹی تشکیل دی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہوا' ان ساری کوششوں کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوئے' حکومت کی جانب سے قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی کے فیصلے کے اعلان کے لئے ۷/ستمبر کی تاریخ کا اعلان ہوچکا تھا۔

مورخہ ۲۵/اگست ۱۹۷۴ء کو قادیانی سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ روزہ جرح مکمل ہوئی' سات گھنٹے لاہوری گروپ کے سربراہ مرزا صدرالدین پر جرح ہوئی۔

قومی اسمبلی کی کارروائی سے اگرچہ ہمارے ارکان مطمئن تھے' مگر حکومت گومگو کی کیفیت سے دوچار تھی۔

مورخہ ۲/ستمبر ۱۹۷۴ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں عظیم الشان تاریخی جلسہ عام ہوا' ملک بھر کے دینی و سیاسی رہنماؤں نے اس جلسہ سے خطاب کیا' شاہی مسجد اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگی داماں کا گلہ کررہی تھی' چاروں طرف سر ہی سر نظر آتے تھے' انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔

اس سے قبل وزیر اعظم جناب بھٹو صاحب بلوچستان کے سرکاری دورے پر گئے تو کوئٹہ اور ژوب کے اجتماعات میں عوام نے مرزائیت کے خلاف اتنی نفرت کا اظہار کیا کہ بھٹو صاحب کا دم گھٹنے لگا اور انہیں جلسہ نامکمل چھوڑنا پڑا۔

مورخہ ۶/ستمبر ۱۹۷۴ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے راولپنڈی میں اپنا اجلاس طلب کیا ہوا تھا' رات کو جامع مسجد کے وسیع وعریض مقام پر آخری جلسہ عام تھا' اس کے بعد ۷/ستمبر کے فیصلہ کی روشنی میں تحریک نے نیا رخ اختیار کرنا تھا۔ عوام کی نگاہیں ۷/ستمبر کے فیصلہ پر لگی ہوئی تھیں کہ حکومت کیا فیصلہ کرتی ہے؟ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی صدارت میں جلسہ ہوا' مقررین نے بڑی گرما گرم تقریریں کیں' ہجوم آتش فشاں پہاڑ کا منظر پیش کررہا تھا' اعلان کیا گیا کہ اگر کل ۷/ستمبر کو مسلمانوں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے اور مرزائیوں کو غیر مسلم قرار نہ دیا گیا' تو راجہ بازار راولپنڈی میں شہیدان ختم نبوت کی لاشوں کا انبار ہوگا' جوں جوں وقت گزرتا جارہا تھا' جلسہ کی تقریروں میں شدت آتی جارہی تھی' بھٹو صاحب جلسہ کی ایک ایک منٹ کی کارروائی سے باخبر تھے' تمام حالات اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات ان کے سامنے تھے۔

الحمدللہ اللہ رب العزت نے فضل فرمایا اور ۷/ستمبر کی شام قومی اسمبلی اور سینیٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ قوم کو سنایا'

اس طرح تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کامیابی سے ہمکنار ہوئی' کفر ہار گیا' اسلام جیت گیا' کفر کا منہ کالا ہوا' اور ختم نبوت کا بول بالا ہوا' شام کو ریڈیو ٹی وی اور دوسرے دن اخبارات کے ذریعے قوم کو جب اس خبر اور فیصلے کی اطلاع ہوئی' تو وہ خوشی سے دیوانے نظر آئے۔

قوم کی خوشی کا یہ عالم دیکھ کر مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اگر کسی کا فوت شدہ باپ زندہ ہوجائے تو اسے اتنی خوشی نہ ہوگی' جتنی اس مسئلہ ختم نبوت کے حل ہونے پر لوگوں کو ہوئی۔

اسی تحریک میں مسلمان قوم نے یہ ثابت کردیا کہ فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے محبت ہی کامل ایمان کی نشانی ہے۔ اس لئے بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی' شہدائے ختم نبوت کے مقدس خون کی

باقی صفحہ 11 پر

# روحانی نفقہ

بیویوں کے نفقہ کے سلسلہ میں برابر کہا سنا جاتا رہتا ہے' مطالبہ اور چرچا بھی رہتا ہے لیکن روحانی طور پر اس کو کیا غذا مہیا کرنی چاہئے؟ اس طرف سے بالعموم غفلت برتی جاتی ہے حالانکہ اس کی باز پرس بالکل اسی طرح ہوگی جس طرح مادی اور ضروریات زندگی کے نفقات میں کوتاہی پر ہوگی۔ جس طرح بیوی' اولاد اور متعلقین کی جسمانی تربیت ضروری ہے جس کو بیان کیا جاتا رہتا ہے اسی طرح علم و اصلاح کے ذریعہ سے ان کی روحانی تربیت اس سے زیادہ ضروری ہے۔ قرآن مجید میں نص صریح ہے:

"قوآ انفسکم واھلیکم نارا"

ترجمہ: "اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ"

اور حدیث پاک میں ہے:

"کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیتہ"

تم میں سے ہر ایک حاکم ونگہبان وذمہ دار ہے اور قیامت کے روز تم میں سے ہر ایک سے اپنے محکوم و ماتحتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (اصلاح انقلاب ص:۱۹۴)

**نفقات روحانیہ میں عام کوتاہی:**

اس میں بھی قسم قسم کی کوتاہیاں کی جاتی ہیں' چنانچہ سب سے پہلی اور بڑی کوتاہی تو یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس کو ضروری ہی نہیں سمجھتے یعنی اپنے گھر والوں کو نہ کبھی دین کی بات بتلاتے ہیں' نہ کسی امر منکر (غلط اور برے کام) پر ان کو روک ٹوک کرتے ہیں۔ بس ان کا حق صرف اتنا ہی سمجھتے ہیں کہ ان کو ضروریات کے مطابق خرچ دے دیا اور سبکدوش (بری) ہوگئے۔ (اصلاح انقلاب:۱۹۵)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

مردوں' عورتوں کے حقوق میں سے صرف بعض دنیوی امور کا اہتمام یعنی زیور' کپڑے کا یا کھانے پینے کا کیا جاتا ہے۔ مردوں نے تو اپنے ذمہ عورتوں کے یہ حقوق سمجھ رکھے ہیں کہ کھانے کو دے دیا' کپڑا دے دیا' زیور دے دیا' گھر دے دیا اور کبھی بیمار ہوئیں تو علاج کرا دیا' کبھی کوئی فرمائش کی تو اس کو پورا کر دیا (یعنی) اپنے ذمہ صرف دنیوی حقوق سمجھے ہیں' دینی حقوق اپنے ذمہ نہیں سمجھتے کہ ہمارے ذمہ ان کے دین کا بھی کوئی حق ہے۔ مثلاً گھر میں آ کر یہ تو پوچھتے ہیں کہ کھانا تیار ہوا یا نہیں؟ مگر یہ کبھی نہ پوچھتے کہ تم نے نماز بھی پڑھی یا نہیں اور اگر کھانا کھانے کے واسطے گھر میں آئے اور معلوم ہوا کہ ابھی تیار نہیں ہوا ہے تو خفا ہوتے ہیں' یا تیار تو ہو گیا مگر مرضی کے موافق تیار نہیں ہوا تب بھی خفا ہوتے ہیں اور اگر کبھی یہ معلوم ہوا کہ بیوی نے اس وقت کی نماز اب تک نہیں پڑھی (یا اپنے زیور کی اس سال اب تک زکوٰۃ نہیں دی) تو ان کو ذرا بھی ناگواری نہیں ہوتی' نہ بیوی پر خفا ہوتے ہیں' بلکہ اگر کسی کی بیوی عمر بھر نماز نہ پڑھے (اور کبھی زکوٰۃ نہ دے) تو بہت سے مردوں کو اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔

**روحانی نفقہ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کا طریقہ:**

افسوس کہ ہم کو دینی حقوق پر کچھ توجہ نہیں' نہ بیوی کی نماز پر توجہ ہے' نہ روزہ پر' ان باتوں کو ان کے کانوں میں ڈالتے ہی نہیں۔ یاد رکھو! قیامت میں تم سے اس کی باز پرس ہوگی کہ تم نے بیوی' بچوں کو دین دار بنانے کی کتنی کوشش کی تھی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کے لئے ان پر حد سے زیادہ سختی کرو' ہر وقت ہاتھ میں لٹھ ہی لئے رہو' بلکہ پہلے نرمی سے سمجھاؤ' پھر برتاؤ میں ذرا ناراضگی اور رنج ظاہر کرو۔ انشاءاللہ اس کا اچھا اثر ہوگا' اور ان کو اردو میں دینی رسالے پڑھاؤ' لکھاؤ' سناؤ' اس سے ان کے اخلاق بھی درست ہو جائیں گے اور دین کا خیال خود بخود ہوگا اور اگر پڑھنے پر آمادہ نہ ہوں تو اس صورت کے لئے میں نے بہت جگہ یہ طریقہ بتلایا ہے کہ تم ایک وقت مقرر کرکے

اول سے آخر تک بہشتی زیور پوری (یا اور کوئی اس جیسی مفید کتاب اہل علم کے مشورہ سے) سناؤ اور پہلے پہل بیوی سے بھی نہ کہو کہ یہاں بیٹھ کر سنو بلکہ خود بلند آواز سے پڑھنا شروع کردو انشاء اللہ وہ خود شوق سے آکر سنے گی۔ چنانچہ اس طرح عمل کرنے سے فوراً ساری شکایتیں جاتی رہیں گی۔

عورتوں کے دل پر بہت جلد اثر ہوتا ہے اگر ان کو دین کی کتابیں سنائی جائیں گی تو انشاء اللہ بہت جلد اصلاح ہو جائے گی۔ مرد اپنی بیویوں کی شکایتیں تو کرتے ہیں کہ ایسی بدتمیز اور ایسی جاہل ہیں مگر وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو دیکھیں کہ انہوں نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ بس یہ اپنی راحت ہی کے ان سے طالب رہے اور ان کے دین کا ذرا بھی خیال نہیں کیا۔ عورتوں کی تو خطا ہے ہی مگر ان کی بے تمیزی میں مردوں کی بھی خطا ہے کہ یہ ان کے دین کی درستی کا اہتمام نہیں کرتے اور ان کے دینی حقوق کو ضائع کرتے ہیں۔ (حقوق البیت ص ۲۶)

## نفقات روحانیہ میں دین داری کوتاہی اور عورتوں کو دین دار بنانے کا طریقہ:

جو لوگ دین دار کہلاتے ہیں اور کچھ خیال ہوتا ہے تو وہ بھی یوں ہی چلتی سی بات کہہ دیتے ہیں کہ بی بی نماز پڑھا کرو نماز کا ترک کرنا بڑا گناہ ہے بس اتنا کہہ کر اپنے نزدیک یہ سبکدوش (بری) ہو گئے اور جب کسی نے ان سے کہا کہ تم اپنی بیوی کو نماز کے لئے تنبیہ کیوں نہیں کرتے؟ تو یہ جواب دیتے ہیں کہ کہہ تو دیا اب وہ نہیں پڑھتی تو میں کیا کروں؟ لیکن میں کہتا ہوں کہ انصاف سے بتایئے کہ آپ نے نماز اور زکوٰۃ وقربانی کے لئے بھی اسی طرح کہا تھا جیسے نمک کے تیز ہونے پر کہا تھا؟ اور اگر ایک دو دفعہ کے کہنے سے اس نے نمک کی درستگی کا اہتمام نہیں کیا تو وہاں بھی آپ ایسے ہی خاموش ہو جاتے ہیں جیسے نماز کے لئے ایک دو دفعہ کہہ کر خاموش ہو گئے؟ ہرگز نہیں۔ نمک تیز ہو جانے پر تو آپ سر توڑنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور ایسی بری طرح ناراضگی ظاہر کرتے ہیں کہ بیوی سمجھ جاتی ہے کہ میاں بہت ناراض ہو گئے ہیں اس لئے وہ بہت جلد نمک کی اصلاح کا اہتمام کرتی ہے۔

صاحبو! نماز کے لئے آپ نے اس طرح کبھی نہیں کہا جس سے بیوی سمجھ جائے کہ میاں ناراض ہو گئے ہیں اگر یہاں بھی اسی طرح ناراضگی ظاہر کرتے تو وہ بھی ضرور اہتمام کرتی اور اگر ایک مرتبہ کے کہنے سے نہ پڑھتی تو دوسرے وقت پھر خفا ہوتے پھر نہ پڑھتی تو تیسرے وقت پھر کہتے اور جب تک وہ نماز نہ پڑھتی برابر کہتے رہتے اور مختلف طریقوں سے اپنی ناراضگی ظاہر کرتے۔ مثلاً پاس لیٹنا ترک کردیتے یا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھاتے جیسا کہ نمک کی تیزی پر ایک بار خفا ہونے سے اثر نہ ہوا تو آپ خاموش نہیں ہو جاتے بلکہ برابر کہتے رہتے ہیں اور وہاں کبھی یہ خیال نہیں ہوتا کہ اتنی مرتبہ تو کہہ دیا ہے اب بھی وہ نہیں مانتی تو میں کیا کروں بس خاموش ہو جاؤں۔

☆☆............☆☆

## بقیہ تحریک ختم نبوت

قبولیت اور حق وصداقت کی فتح کا دن ہے یہ دن ہمیشہ تاریخ اسلام میں یادگار عظمت کا حامل رہے گا اس دن اللہ تعالیٰ نے جاں نثاران ختم نبوت اور قافلہ امیر شریعتؒ کی خدمات اور قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے امت محمدیہ کو سرخرو فرمایا اور منکرین ختم نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی روحانی اولاد کو ذلت ورسوائی سے دوچار کیا۔

۷ ستمبر کا دن در حقیقت ہمیں اپنے اکابر محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ پیکر اخلاص مولانا محمد شریف جالندھریؒ مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزارویؒ امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور دیگر ہزاروں لاکھوں جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے۔

اس موقع پر ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس بات کا پختہ عزم کریں کہ ہم بھی اپنے ان اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قافلہ امیر شریعتؒ میں تاحیات شامل رہیں گے اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے اور دنیا بھر میں فتنہ قادیانیت کی راہ میں سد سکندری ثابت ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

☆☆............☆☆

اسوۂ مسلمہ کی مائیں

دوسری قسط

# حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

## سیرت کے آئینہ میں

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

### تربیت کا خاص خیال:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگرچہ حضرت عائشہؓ سے بہت محبت تھی اور ان کی تربیت کا بھی خاص خیال فرماتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے ڈراتے رہتے کہ جہاں لغزش نظر آئی فوراً آگاہ فرماتے اور سرزنش فرماتے۔ حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے میں نے پیچھے ایک اچھا سا پردہ لٹکا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس پردہ کو اس زور سے پکڑ کر کھینچا کہ اس کو پھاڑ دیا پھر فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ پتھروں کو اور مٹی کو لباس پہنا دیں۔ (مشکوٰۃ عن البخاری والمسلم)

ایک مرتبہ چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے دبی زبان سے السلام علیکم کے بجائے السام علیکم کہا۔ "سام" موت کو کہتے ہیں ان کا مطلب بددعا دینا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں وعلیکم فرمادیا (یعنی تم پر موت ہو) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اسی قدر فرمایا لیکن حضرت عائشہؓ سخت برہم ہوگئیں اور غصے سے انہوں نے فرمایا:

"السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب علیکم"

ترجمہ: "تم پر موت ہو اور خدا کی لعنت ہو اور خدا کا غضب ٹوٹے۔"

یہ سن کر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ ٹھہر! نرمی اختیار کر اور بدکلامی سے بچ۔ عرض کیا کہ آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور تم نے نہیں سنا میں نے کیا جواب دیا ان کی بات میں نے ان پر لوٹا دی۔ اب اللہ تعالیٰ میری بددعا ان کے حق میں قبول فرمائیں گے اور ان کی بددعا میرے حق میں قبول نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے حضرت صفیہؓ کی برائی کرتے ہوئے کہہ دیا کہ صفیہؓ تو ایسی ہے یعنی پستہ قد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ٹوکا اور فرمایا کہ یقین جان! تو نے ایسا کلمہ کہہ دیا کہ اسے اگر سمندر میں ملا دیا جائے تو اسے بھی بگاڑ دے۔ (ایضاً)

ایک روز حضرت عائشہؓ نے آٹا پیس کر چھوٹی چھوٹی روٹیاں پکائیں اس کے بعد ان کی آنکھ لگ گئی۔ اسی اثناء میں پڑوس کی بکری آئی اور وہ روٹیاں کھا گئی آنکھ کھلنے پر حضرت عائشہؓ اس کے پیچھے دوڑیں۔ یہ دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ ہمسایہ کو اس کی بکری کے بارے میں نہ ستاؤ۔ (الادب المفرد باب لا یوذی جارہ)

### مختلف نصائح:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر زہد فی الدنیا اور فکر آخرت اور خدا ترسی کی نصیحتیں فرماتے رہتے تھے ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو نصیحت فرمائی کہ اے عائشہؓ چھوٹے گناہوں سے (بھی) بچ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے بارے میں مواخذہ کرنے والا موجود ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اے عائشہؓ اگر تو (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیا میں سے اتنا سامان کافی ہونا چاہئے جتنا مسافر اپنے ساتھ لے کر چلتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کر اور کسی کپڑے کو پرانا سمجھ کر پہننا مت چھوڑ جب تک تو اس کو پیوند لگا کر نہ پہن لے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عروۃ بن الزبیرؒ فرماتے تھے کہ خالہ جان (یعنی حضرت عائشہؓ) اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے نیا کپڑا اس وقت تک نہیں بناتی تھیں جب تک کہ پہلے بنائے ہوئے کپڑے کو پیوند لگا کر نہیں پہن لیتی تھیں اور جب تک کہ وہ خوب بوسیدہ نہ

ہو جاتا۔ (الترغیب والترہیب)

کثیر بن عبید کا بیان ہے کہ میں ام المومنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت اپنا کپڑے میں پیوند لگا رہی تھیں' مجھ سے فرمایا ذرا ٹھہرو (ابھی بات کروں گی) اس کام سے فارغ ہو جاؤں' چنانچہ میں نے توقف کیا' پھر جب گفتگو شروع ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ اے ام المومنین! اگر میں باہر جا کر لوگوں سے کہوں کہ ام المومنین پیوند لگا رہی تھیں تو لوگ آپ کو بخیل سمجھیں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا کہ سمجھ کر بات کرو' حقیقت یہ ہے کہ جس نے پرانا کپڑا نہ پہنا' اسے نیا کپڑا پہننے میں کیا لطف آئے گا۔

## کلمات حکمت وموعظت:

حضرت عائشہؓ بڑی صاحب حکمت وموعظت تھیں۔ بڑی پتے کی بات فرمایا کرتی تھیں۔ بعض صحابہ کرامؓ بھی ان سے نصیحت کرنے کی فرمائش کیا کرتے تھے۔ زیادہ کھانے کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سب سے پہلی مصیبت امت میں یہ پیدا ہوئی کہ پیٹ بھر کر کھانے لگے' جب پیٹ بھرتے ہیں تو بدن موٹے ہو جاتے ہیں اور دل کمزور ہو جاتے ہیں اور نفسانی خواہشات زور پکڑ لیتی ہیں۔ (صفوۃ الصفوۃ)

ایک مرتبہ فرمایا کہ گناہوں کی کمی سے بہتر کوئی پونجی ایسی نہیں ہے جسے لے کر تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو' جسے یہ خوشی ہو کہ عبادت میں محنت سے انہماک رکھنے والے سے بازی لے جاوے اسے چاہئے کہ اپنے تئیں گناہوں سے بچائے۔ (صفوۃ الصفوۃ)

حضرت معاویہؓ نے ایک خط حضرت عائشہؓ کے نام ارسال کیا' جس میں اپنے لئے مختصر نصیحت کرنے کی فرمائش کی۔ حضرت عائشہؓ نے اس کے جواب میں فرمایا:

"تم پر سلام ہو!

بعد سلام کے واضح ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کی ناراضی کا خیال نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب ہو' اللہ تعالیٰ لوگوں کی شرارتوں سے (بھی) اسے محفوظ فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی رکھنا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ (اس کی مدد نہیں فرماتا) اسے لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں' وہ اس کو جیسے چاہیں استعمال کریں اور جس طرح چاہیں اس کا دلیہ بنائیں۔ والسلام علیک۔" (مشکوۃ شریف)

ایک مرتبہ حضرت معاویہؓ کو (غالباً ان کی درخواست پر) یہ بھی لکھ بھیجا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام کرتا ہے تو اس کو اچھا کہنے والے بھی برا کہنے لگتے ہیں۔ (صفوۃ الصفوۃ)

## علم کی اشاعت:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عائشہؓ نے بڑی مستعدی سے علم دین کی اشاعت کی۔ ان کے شاگردوں کی بڑی بھاری تعداد (۲۰۰ کے لگ بھگ ہے) کتابوں میں لکھی ہے جن میں صحابہ کرامؓ بھی ہیں اور تابعین حضرات بھی' ان کی وفات ۵۸ھ میں ہوئی' اس حساب سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے ۴۸ سال مسلسل علم دین پھیلایا۔ محدثین کرام نے ان کی روایات کی تعداد ۲۲۱۰ بتلائی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے بڑی فیاضی کے ساتھ علم دین کی اشاعت کی۔ لڑکے اور عورتیں اور جن مردوں سے ان کا پردہ نہ تھا' پردہ کے اندر مجلس تعلیم میں بیٹھتے تھے اور باقی حضرات متعلمین پردہ کے پیچھے بیٹھ کر ان سے دینی فیض حاصل کرتے تھے مختلف قسم کے سوالات کئے جاتے تھے اور وہ سب کا جواب دیتی تھیں اور بعض مرتبہ کسی دوسرے صحابی یا امہات المومنینؓ میں سے کسی کے پاس سائل کو بھیج دیتی تھیں۔ دینی مسائل معلوم کرنے میں کوئی شرماتا تو فرماتی تھیں کہ شرماؤ مت' کھل کر پوچھ لو۔

ہر سال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جاتی تھیں اور ہر طرف سے مختلف شہروں سے برابر لوگ آتے تھے اور حضرت عائشہؓ کے خیمے کے باہر ٹھہر کر دینی سوالات کرتے تھے اور وہ جواب دیتی تھیں' مکہ معظمہ میں زمزم کے قریب پردہ ڈال کر تشریف فرما ہو جاتی تھیں اور فتوے طلب کرنے والوں کی بھیڑ لگ جاتی تھی۔

حضرت عائشہؓ کا شمار ان جلیل القدر صحابہ میں کیا گیا ہے جو مستقل مفتی تھے۔ حضرت عائشہؓ اپنے والد ماجد کے زمانہ خلافت سے مفتی ہو گئی تھیں اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تو خود آدمی بھیج کر ان سے مسائل معلوم کراتے تھے' حضرت امیر معاویہؓ اپنے زمانہ امارت میں دمشق میں مقیم تھے اور بوقت ضرورت قاصد کو بھیج کر حضرت عائشہؓ سے مسئلہ معلوم کر کے عمل کرتے تھے' قاصد شام سے چل کر مدینہ منورہ آتا اور حضرت عائشہؓ کے مسکن کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر سوال کا جواب لے کر واپس چلا جاتا تھا۔ (ماخوذ من ابن سعد)

بہت سے لوگ خطوط لکھ کر حضرت عائشہؓ سے

دینی معلومات حاصل کرتے تھے اور وہ ان کو جواب لکھوا دیتی تھیں۔ عائشہ بنت طلحہؒ جو حضرت عائشہؓ کی خصوصی شاگردوں میں، فرماتی ہیں:

"لوگ مجھے دور دراز کے شہروں سے خطوط لکھتے تھے (اور ہدایا بھیجتے تھے) میں عرض کرتی تھی کہ اے خالہ جان! یہ فلاں شخص کا خط اور اس کا ہدیہ ہے (فرمایئے اس کا کیا جواب لکھوں) وہ فرمادیتی تھیں کہ اے بیٹا! اسے (یہ) جواب لکھدو اور ہدیہ کا بدلہ دے دو۔"

حدیث شریف کی کتابوں میں حضرت عائشہؓ کے فتاویٰ بکثرت آتے ہیں لوگ ان سے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اندرون خانہ زندگی کے متعلق معلومات کیا کرتے تھے اور وہ بہت بے تکلفی کے ساتھ جواب دیا کرتی تھیں چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ سکھانے اور عمل کرکے دکھانے کے لئے اللہ رب العزت کی طرف سے بھیجے گئے تھے اس لئے آپ کی زندگی کے کسی پہلو کو آپ کی ازواج مطہراتؓ ہرگز نہیں چھپاتی تھیں۔

حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: اپنے گھر کے کام کاج میں مشغول رہتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوجاتا تو نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری شریف)

ایک مرتبہ انہوں نے اس کو ذرا تفصیل سے یوں بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتی کی مرمت خود کرلیا کرتے تھے اور اپنا کپڑا خود ہی سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اس طرح خانگی کام کاج میں مشغول رہتے تھے جیسے تم لوگ اپنے گھروں میں کام کاج کرتے ہو۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں میں سے ایک انسان تھے اپنے کپڑوں میں جوں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کرلیا کرتے تھے۔ (ترمذی شریف)

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کی طرح بات میں بات نہیں پروتے چلے جاتے تھے بلکہ آپ کا کلام ایسا سلجھا ہوا ہوتا تھا کہ ایک ایک کلمہ علیحدہ علیحدہ، جسے پاس بیٹھنے والا آسانی یاد کرلیتا تھا۔ (ترمذی شریف)

ایک مرتبہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو کبھی پورے دانتوں اور داڑھوں کے ساتھ ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، جس سے آپ کے مبارک حلق کا کوا دیکھا جاوے، آپ تو بس مسکراتے تھے۔ (بخاری شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف میں:

حضرت عائشہؓ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ نے کبھی کسی کو اپنے دست مبارک سے نہیں مارا، نہ کسی بیوی کو نہ کسی خادم کو، ہاں اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے (اللہ کے دشمن کو) مارا تو وہ دوسری بات ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی سے کچھ کسی قسم کی ازیت پہنچی تو اس کا بدلہ کبھی نہیں لیا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کسی سے کوئی کام ہوجاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے لئے اس کو سزا دیتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت سعد بن ہشامؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا ام المومنینؓ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کے متعلق ارشاد فرمایئے کہ کیسے تھے؟ اس پر انہوں نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن ہی تھی۔ (ایضاً)

یعنی اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جن احکام کا حکم فرمایا ہے اور جن اخلاق کو اختیار کرنے کو فرمایا وہ سب پورے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرامی میں موجود تھے۔

حضرت عبدالعزیزؒ بن جریج روایت فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کن سورتوں سے نماز وتر ادا فرماتے تھے؟ اس کے جواب میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ احد پڑھا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ عن الترمذی وابی داؤد والنسائی)

حضرت غضیف بن الحارثؒ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے عرض کیا کہ یہ تو فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غسل واجب ہوتا تھا تو اول رات ہی میں غسل فرمالیتے تھے یا آخری رات میں؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی آپ نے اول وقت ہی غسل فرمایا اور کبھی آخری رات میں غسل فرمایا۔ یہ سنتے ہی میں نے کہا کہ اللہ اکبر الحمدللہ الذی جعل فی الامر سعۃ (اللہ اکبر سب تعریف اللہ کے لئے جس نے اس بارے میں گنجائش رکھی ہے) اس کے بعد میں نے عرض کیا کہ یہ تو فرمایئے کہ آپ رات کے اول وقت میں وتر ادا فرمالیتے تھے یا رات کے پچھلے حصہ میں؟ اس کے جواب میں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کبھی آپ نے اول رات میں وتر ادا فرمائے اور کبھی آخری رات میں، یہ سنتے ہی میرے منہ سے پھر وہی الفاظ نکلے "اللہ اکبر الحمدللہ الذی جعل فی الامر

سعۃ" اس کے بعد میں نے سہ بارہ سوال کیا کہ رات کو جب نفل ادا فرماتے تھے تو آپ قرأت زور سے پڑھتے یا آہستہ؟ اس کے جواب میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ کبھی آپ نے زور سے قرأت پڑھی اور کبھی آہستہ پڑھی۔ یہ سن کر میرے منہ سے بے ساختہ وہی کلمات نکلے: "اللہ اکبر الحمدللہ الذی جعل فی الامر سعۃ." (ابوداؤد)

حضرت عائشہؓ جانتی تھیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ساری امت کے لئے نمونہ ہے' اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات اور ہر حرکت وسکون کو انہوں نے اچھی طرح محفوظ کر رکھا تھا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندرونی احوال اور رات کے اعمال حضرت عائشہؓ سے بہت مروی ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز تہجد سے فارغ ہو کر) جب فجر کی دو سنتیں پڑھ لیتے تھے تو میں جاگتی ہوتی تو (نماز کے لئے مسجد کو جانے تک) مجھ سے باتیں فرماتے رہتے تھے ورنہ (ذرا دیر داہنی کروٹ پر) لیٹ جاتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہؓ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز (نفل) پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے مختصری دو رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔ (مسلم) (اس کے بعد لمبی سورتوں سے نماز ادا فرماتے تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بیان فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم غیر فرض نمازوں میں جس قدر فجر کی دو رکعتوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے اور کسی غیر فرض نماز کا اس قدر اہتمام نہیں فرماتے تھے۔ (ایضاً)

یہ بھی روایت فرماتی تھیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فجر کی دو سنتیں ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے' سب سے بہتر ہیں۔ (ایضاً)

حضرت عائشہؓ نے یہ بھی بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھ کر لیٹ کر قرآن شریف کی تلاوت کر لیتے تھے' حالانکہ وہ میرا زمانہ ماہواری کا ہوتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

یہ بھی روایت فرماتی ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب معتکف ہوتے تو مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے میری طرف کو سر جھکا دیتے تھے اور میں آپ کا سر مبارک (اپنے حجرہ میں سے) دھو دیتی تھی حالانکہ یہ میرا زمانہ ماہواری کا ہوتا تھا۔ (ایضاً)

## زہد وفقر اور گھر کے احوال:

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سید الزاہدین تھے۔ پیٹ بھرنے اور مزیدار چیزیں حاصل کرنے اور سامان جمع کرنے کو ناپسند فرماتے تھے' ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اے عائشہؓ! اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں (مگر قصہ یہ ہے کہ) میرے پاس ایک فرشتہ آیا' جس کی قامت کا یہ عالم تھا کہ اس کی کر کعبہ تک پہنچ رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ کے رب نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو عام بندوں کی طرح بندہ اور نبی بن کر رہو اور اگر چاہو تو نبی اور بادشاہ بن کر رہو۔ میں نے اس بارے میں جبرئیل کی طرف مشورہ لینے کے طور پر دیکھا تو انہوں نے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرو' لہٰذا میں نے جواب دے دیا کہ میں نبی ہوتے ہوئے عام بندوں کی طرح ہو کر رہنا چاہتا ہوں (اس کو روایت کرنے کے بعد) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگا کر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے (اور یہ) فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھاتا ہوں' جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جیسے غلام بیٹھتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر اختیاری تھا اور گو آپ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری تین چار سال یہ بھی کیا کہ ازواج مطہراتؓ کے لئے ایک سال کے لئے خرچ کا انتظام فرما دیا کرتے تھے' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے اثر سے آپ کی ازواج مطہرات بھی اس کو خیرات کر دیتی تھیں اور خود تکلیف برداشت کر لیتی تھیں۔

حضرت مسروقؒ (تابعی) فرماتے تھے کہ میں ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے میرے لئے کھانا منگایا' پھر کھانا منگا کر فرمایا کہ اگر میں پیٹ بھر کر کھالوں اور اس کے بعد رونا چاہوں تو رو سکتی ہوں' میں نے سوال کیا کیوں؟ فرمایا کہ میں اس حال کو یاد کرتی ہوں' جس حال میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کو چھوڑ کر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ کی قسم کسی روز (بھی) دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اور روٹی سے پیٹ نہیں بھرا۔ یہ ترمذی شریف کی روایت ہے۔ بیہقی کی روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم اگر چاہتے تو پیٹ بھر کر کھا لیتے لیکن واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا۔ (الترغیب والترہیب)

حضرت عائشہؓ نے ایک مرتبہ اپنے بھانجے

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے فرمایا کہ اے میری بہن کے بیٹے! اگر جانو ہم تین چاند دیکھ لیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ انہوں نے سوال کیا کہ خالہ جان! پھر آپ حضرات کیسے زندہ رہتے تھے؟ فرمایا: کھجوروں اور پانی پر گزارہ کر لیتے تھے اور اس کے سوا یہ بھی ہوتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں رہنے والے انصار اپنے دودھ کے جانوروں کا دودھ ہدیتاً بھیج دیا کرتے تھے' آپ اس دودھ کو ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

خوراک کی کمی کے ساتھ دوسرا خانگی سامان بہت ہی کم تھا' گھر میں چراغ تک نہیں جلتا تھا۔

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر بغیر چراغ روشن کئے اور بغیر چولہے میں آگ جلائے کئی کئی ماہ گزر جاتے تھے' اگر زیتون کا تیل مل جاتا (جس سے چراغ روشن کئے جاتے تھے) تو تھوڑا سا ہونے کی وجہ سے اس کو روشن کرنے کے بجائے بدن پر اور سر پر مل لیتے تھے اور چربی مل جاتی تھی تو اس کو کھانے میں لے آتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (تہجد کی نماز کے وقت) سو جاتی تھی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے سجدہ کی جگہ پھیل جاتے تھے لہٰذا جب آپ سجدہ میں جاتے تو میرے پاؤں کو ہاتھ لگا دیتے تھے (تاکہ پاؤں ہٹا لوں تو سجدہ کی جگہ ہو جائے) لہٰذا میں پاؤں سکیڑ لیتی تھی اور جب آپ سجدہ سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے تو میں پاؤں پھیلا دیتی تھی اس کو بیان کر کے فرمایا کہ اس زمانے میں گھروں میں چراغ نہ تھے۔ (بخاری و مسلم)

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بستر بھی عمدہ اور نرم نہیں رکھتے تھے آپ کی مصاحبت کی وجہ سے ازواج مطہرات بھی اسی طرح گزارہ کرتی تھیں۔ بھلا ان کو یہ کیسے گوارا ہوتا کہ خود آرام سے بیٹھیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف میں دیکھیں۔

حضرت عائشہؓ روایت فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سوتے تھے وہ چمڑے کا تھا' جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی اور جس تکیہ پر سہارا لگا کر بیٹھتے تھے وہ بھی اسی طرح کا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھرانے میں کپڑے بھی زیادہ نہ تھے بعض مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ کا کپڑا حضرت عائشہؓ نے پاک کیا تو آپ اسی کو پہنے ہوئے مسجد میں نماز کے لئے تشریف لے گئے اور دھونے کی تری اس میں موجود رہی۔ (طحاوی شریف)

ایک صاحب حضرت عائشہؓ کے پاس آئے' اس وقت حضرت عائشہؓ کی باندی بھی وہیں موجود تھی' جو پانچ درہم کا کرتہ پہنے ہوئے تھی۔ اس کے متعلق حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ذرا میری اس باندی کو دیکھو وہ اپنے کو اس سے بالاتر سمجھتی ہے کہ گھر کے اندر اس کرتے کو پہنے اور ہمارا پچھلا زمانہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ تھا کہ اس قسم کے کرتوں میں کا ایک کرتہ میرے پاس موجود تھا جو مدینے میں ہر شادی کے وقت دلہن کو سجانے کے لئے مجھ سے مانگا جاتا تھا' پھر رخصتی کے بعد وہ واپس کر دیا جاتا تھا۔ (مشکوٰۃ شریف) (جاری ہے)

## بقیہ: پختہ عقائد

جتا رہے؟ نیز یہ مثال اس وجہ سے بے محل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا مسئلہ عقائد میں سے ہے اور عقائد میں تبدیلی و تنسیخ نہیں ہو سکتی اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا اعمال میں سے ہے جن میں تبدیلی اور تنسیخ ہو سکتی ہے اور حضرت یونس علیہ السلام بن متی والی مثال بھی بے محل ہے' کیونکہ خود مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یا تو یہ حدیث ضعیف ہے یا بطور تواضع و انکساری ایسا کہا گیا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص:۱۶۳)

الغرض میرے دلائل کا جواب اس قادیانی کے پاس نہیں تھا اس لئے وہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ اب گیند قادیانیوں کے کورٹ میں ہے کہ وہ مرزا قادیانی کی تعلیمات کے ان تضادات کو رفع کریں۔

☆☆..........☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرٹ سپلائرز
N-91

# اخلاص کی اہمیت

مولانا فضل الرحیم

اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ ہر اچھا کام یا کسی کے ساتھ اچھا سلوک صرف اس لئے اور اس نیت سے کیا جائے کہ ہمارا خالق و پروردگار ہم سے راضی ہو ہم پر رحمت فرمائے اور اس کی ناراضگی اور غضب سے ہم محفوظ رہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ تمام اچھے اعمال اور اخلاق کی روح یہی اخلاص نیت ہے' اگر اچھے سے اچھے اعمال و اخلاق اخلاص سے خالی ہوں اور ان کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہو بلکہ نام و نمود' ریا اور دکھلاوا یا کوئی ایسا ہی جذبہ ان کا محرک اور باعث ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کی کوئی قیمت نہیں اور ثواب بھی نہیں ملتا۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کا ثواب' جو اعمال صالحہ اور اخلاق حسنہ کا اصل صلہ اور نتیجہ ہے' وہ صرف اعمال و اخلاق پر نہیں ملتا بلکہ یہ جب ہی ملتا ہے جبکہ یہ اعمال و اخلاق اللہ کی رضا جوئی اور اخروی ثواب کے ارادے سے کئے گئے ہوں۔

اپنے معاملات میں خود ہمارا بھی یہی اصول ہے۔ فرض کیجئے کوئی شخص آپ کی بڑی خدمت کرتا ہے' آپ کو ہر طرح آرام پہنچانے اور خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھر کسی ذریعے سے آپ کو معلوم ہوجائے کہ اسے آپ کے ساتھ کوئی خلوص نہیں' بلکہ اس نے یہ سب کچھ اپنی ذاتی غرض کے لئے کیا ہے یا آپ کے کسی دوست یا رشتہ دار سے اپنا کوئی کام نکلوانا چاہتا ہے تو آپ کے دل میں اس شخص کی اخلاص کے برتاؤ کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہتی۔

بس اسی سے آپ اس معاملہ کو سمجھ لیجئے' فرق صرف اتنا ہے کہ ہم دوسروں کے دلوں کا حال نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ سب کے دلوں اور ان کی نیتوں کا حال جانتا ہے' پس اس کے جن بندوں کا یہ حال ہے کہ وہ اس کی خوشنودی اور رحمت کی طلب میں اچھے کام کرتے ہیں' وہ ان کے اعمال کو قبول کر کے ان سے راضی ہوتا ہے اور ان پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور آخرت میں اس کا بدلہ عطا فرمائے گا۔

اخلاص کی ضد ریا اور دکھلاوا ہے' اس کے بارے میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"جس نے دکھلاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے صدقہ خیرات دکھلاوے کے لئے کیا اس نے شرک کیا۔"

حقیقی شرک تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات یا اس کے افعال یا اس کے خاص حقوق میں کسی دوسرے کو شریک کیا جائے' یا اللہ کے علاوہ کسی اور کی بھی عبادت کی جائے' اسے شرک حقیقی' شرک جلی اور شرک اکبر کہتے ہیں' ایسا شرک کرنے والوں کی ہرگز بخشش نہیں ہوگی' لیکن بعض اعمال و اخلاق ایسے بھی ہیں جو شرک حقیقی میں شامل نہیں لیکن ان میں شرک کا تھوڑا بہت شائبہ ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی شخص عبادت یا کوئی اور نیک کام لوگوں کو دکھانے کے لئے کرے تاکہ لوگ اس کو عبادت گزار اور نیکوکار سمجھیں' اسی کو ریا (یعنی دکھلاوا) کہا جاتا ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز بتاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لئے دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا: بتلایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے اور وہ یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو پھر اپنی نماز کو اس لئے لمبا کردے کہ کوئی آدمی اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔

مسند احمد میں محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ "شرک اصغر" کا ہے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: "شرک اصغر" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ریاء۔

صحیح بخاری میں حضرت جندبؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص

کوئی عمل سنانے اور شہرت کے لئے کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے شہرت دے گا اور جو کوئی عمل دکھلاوے کے لئے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور دکھاوے گا۔"

بسا اوقات بعض دین دار حضرات بھی دین کے نام پر دنیا کما کر ریا کاروں میں شامل ہو جاتے ہیں' جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آخری زمانے میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے' وہ لوگ اپنی درویشی اور مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لئے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے' ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی' مگر ان کے سینوں میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے' ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرأت کر رہے ہیں' پس مجھے اپنی قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہی میں سے ایسا فتنہ کھڑا کروں گا' جو ان کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران کر دے گا۔"

ترمذی میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ "جب الحزن" (غم کے کنویں) سے پناہ مانگو' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: "جب الحزن" کیا چیز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے اور (اس کا حال اتنا برا ہے کہ) خود جہنم ہر دن اس سے چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بڑے عبادت گزار اور زیادہ قرآن پڑھنے والے جو دوسروں کو دکھانے کے لئے اچھے اعمال کرتے تھے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ کی طویل روایت ہے جس میں ریا کار عالم' ریا کار مجاہد اور ریا کار سخی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ ان کے اعمال کو ضائع قرار دے کر جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اس روایت کو بیان کرتے ہوئے حضرت ابوہریرہؓ بھی کبھی بے ہوش ہو جاتے اور حضرت معاویہؓ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی گئی تو وہ بہت روئے اور روتے روتے بے حال ہو گئے۔

لیکن ایک بات یہ بھی دیکھنے میں آتی ہے کہ بہت مرتبہ لوگ کسی شخص کے اعمال کو دیکھ کر اس سے محبت کرتے ہیں' اس کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں اور اس طرح اس شخص کی شہرت ہو جاتی ہے' تو یہ بات اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے' بشرطیکہ خود اس کے اندر ریا کاری موجود نہ ہو۔

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ایسے شخص کے بارے میں کیا ارشاد ہے جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں؟ (ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اچھا عمل کرتا ہو اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہوں) تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو مومن بندے کے لئے نقد بشارت ہے۔

دراصل صحابہ کرامؓ کے ذہن میں ریا کا اتنا خوف تھا کہ ان میں سے بعض کو شبہ ہونے لگا کہ لوگ ان کے نیک اعمال کی تعریف کرنے لگیں تو کہیں یہ ریا میں داخل نہ ہو جائے' چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے والے کے ارادے اور کوشش کے بغیر اگر دوسرے لوگوں کو اس کے اعمال کا علم ہو جائے' پھر ان کو اس سے خوشی اور محبت ہو جائے تو یہ اخلاص کے منافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی حقیقت نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

**بقیہ: عبدالحفیظ**

احمدیہ موومنٹ ان اسلام بہت فعال طریقے سے مصروف عمل ہے سائٹ ویب پر اس کا ایڈریس یہ ہے:

http://alhafeez.org/rashid/

قادیانیت کے خلاف آپ کی ان کاوشوں کی کامیابی کا ثبوت وہ مغلظات ہیں جو ٹیلیفون پر قادیانی جماعت کے ہیڈکوارٹر واقع برطانیہ سے ہمیں بکی گئیں اور جن کو ہم نے ریکارڈ کر لیا' یا پھر تھری ان ون اور شیطان کے چیلے نامی کتابیں ہیں جو مرزا طاہر قادیانی کی ہدایت پر آپ کی کاوشوں کے رد میں لکھی گئیں۔ قادیانیت کے تعاقب میں باوجود پیرانہ سالی کے آپ نے متعدد ملکوں کا سفر کیا' جن میں برطانیہ' سویڈن اور روس شامل ہیں۔

اس سال کے شروع میں جب آپ کافی بیمار ہو گئے تو مجھے خوف ہوا کہ کہیں مرزا طاہر قادیانی سے پہلے ہی آپ اللہ کو پیارے نہ ہو جائیں' کیونکہ مباہلے کے قادیانی اصول کے مطابق جھوٹا انسان' سچے کی زندگی میں مرتا ہے۔ میں نے جب آپ سے اس خدشے کا ذکر کیا تو آپ نے بہت پیار سے تسلی دی کہ فکر نہ کرو' چنانچہ مباہلہ کے قادیانی اصول کے مطابق مرزا طاہر ۱۹/ اپریل ۲۰۰۳ء کو اس دنیا سے رخصت ہوا یعنی جھوٹا انسان' سچے (یعنی عبدالحفیظ شاہ صاحب) کی زندگی میں مر گیا۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے مجھ جیسے ناکارہ انسان کو یہ توفیق دی کہ میں نے اس مشن میں آپ کا ہاتھ بٹایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی ان دینی خدمات پر بہترین اجر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

# سید عبدالحفیظ شاہ واصل بحق ہو گئے

ڈاکٹر سید راشد علی

اندرون سندھ کی معروف روحانی شخصیت جناب سید عبدالحفیظ شاہ قضائے الٰہی سے ۲/جمادی الاول ۱۴۲۴ھ مطابق ۳/جولائی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ کی عمر تقریباً ۹۴ سال تھی اور کچھ عرصے سے بیمار تھے۔ آپ بھارتی صوبہ یوپی کے شہر سہسوان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد کی زیر نگرانی حاصل کی جو خود ایک عالم دین تھے۔ انگریزی تعلیم بھی حاصل کی بعد میں طبیعت تصوف کی طرف مائل ہوئی اور ہندوستان کے طول و عرض کا سفر کر کے مختلف بزرگان دین سے فیض حاصل کیا۔ طریقت کے اس طویل سفر کے بعد آپ نے روایتی پیری مریدی سے ہٹ کر اپنے اصول وضع کئے۔ بقول آپ کے پیری مریدی فی زمانہ ایک تجارت بن کر رہ گئی ہے پیری مریدی کے تقاضے پورے کرنا اس زمانے میں ناممکن ہے۔ اس کا مقصد بندے کو اللہ تک پہنچانا ہے اور وہ میں بغیر کسی کے گلے میں اپنا پٹہ ڈالے ہوئے کر دیتا ہوں اب اگر طالب مخلص ہے تو منزل آسان ہے۔

پاکستان بننے کے بعد آپ کراچی تشریف لے آئے ہندوستان میں والد مرحوم کی اراضی کے عوض آپ کو اندرون سندھ ضلع ٹھٹھہ میں گجو نامی گاؤں کے پاس زرعی زمین الاٹ ہوئی جہاں پر آپ نے ایک جھگی ڈال کر قیام کیا اور ساری زندگی یہیں پر انتہائی سادگی سے بسر کی۔ آپ انتہائی شفیق اور ملنسار تھے۔ آپ کی زندگی کا ایک ہی مشن تھا کہ کسی طرح مسلمان اپنے فروعی اختلافات کو بھلا کر کلمہ طیبہ پر جمع ہو جائیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ذکر اذکار کی محفلوں کا اہتمام کیا۔ آہستہ آہستہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ کے ارد گرد جمع ہو گئی جن سے آپ نے استاذ شاگرد کا تعلق قائم رکھا۔ آپ کا اسلوب تعلیم ہمیشہ یہ رہا کہ جو مجھے آتا ہے وہ سکھاتا ہوں اور جو نہیں آتا وہ سیکھتا ہوں۔ ان کے اکثر شاگرد اندرون سندھ بالخصوص کوٹری سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان اور دنیا کے دیگر علاقوں میں بھی ان کے بہت سے شاگرد موجود ہیں جو ان کی روشن کی ہوئی شمع کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ اللہ کے ذکر کو پھیلانے کے لئے انہوں نے پاکستان بھر کے متعدد دورے کئے اور اپنے شاگردوں کی رہنمائی کے لئے کئی کتب تحریر کیں جو مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔

روزانہ دور دراز سے لوگ آپ کے پاس اپنے دینی، دنیاوی اور روحانی مسائل لے کر آتے تھے آپ سے مشورہ کرتے تھے اور تسلی بخش جواب پا کر رخصت ہو جاتے تھے۔ آپ کے دستر خوان پر ہمیشہ دس سے بارہ افراد ہوتے تھے۔ اپنی زندگی کے آخری ایام کے علاوہ جب کہ آپ صاحب فراش ہو گئے تھے مہمانوں کا کھانا ہمیشہ آپ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا۔ اکثر لوگ آپ کے پاس کئی کئی روز قیام کرتے تھے چنانچہ بستروں کا انتظام آپ ہمیشہ رکھتے تھے جن کو اپنی نگرانی میں بچھواتے تھے۔ بعض پیر صاحبان جب آپ کا یہ طرز عمل دیکھتے تو اعتراض کرتے کہ آپ اپنے شاگردوں کو ادب نہیں سکھاتے جواب میں آپ فرماتے تھے کہ جب بچہ چھوٹا ہوتا ہے تو باپ کی داڑھی پر ہاتھ ڈالتا ہے کبھی آپ نے دیکھا کہ باپ نے اس کو اس بات پر مارا ہو؟ مگر یہی بچہ جب بڑا ہو جاتا ہے تو پھر اگر یہ حرکت کرے تو قابل تنبیہ ہوتی ہے میں اپنے شاگردوں سے ادب نہیں کرواتا ہوں میں ان کا دوست بن کر رہتا ہوں اور میں ان کو وہ شعور دیتا ہوں کہ وہ اچھے برے کا فرق کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

گجو میں قیام کے دوران آپ نے بیت المکرم ٹرسٹ قائم کیا اور اپنی کچھ اراضی اس ٹرسٹ کے لئے وقف کر دی۔ اس ٹرسٹ کے زیر انتظام آپ نے ایک مسجد قائم کی جس کی بلا خراتی توسیع ہوئی کہ اس میں عید کی نماز ادا ہوتی تھی ورنہ اس سے پہلے لوگ نماز عید کی ادائیگی کے لئے بیس کلومیٹر دور ٹھٹھہ جایا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ نے گجو شہر کی آبادی کے لئے

صاف پانی کی فراہمی کے لئے تالاب کی تعمیر کے لئے زمین گورنمنٹ کو مفت فراہم کی۔ آپ کا اصول تھا کہ آپ نے کبھی کسی دینی کام کے لئے چندہ نہیں کیا۔ آپ کی مسجد میں کبھی چندے کے لئے صندوق نہیں رکھا گیا۔ آپ فرماتے تھے کہ کتنے شرم کی بات ہے کہ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ کے گھر کے لئے چندہ کیا جائے ارے اللہ سے مانگو! آخری عمر میں آپ بوجوہ کوٹری شہر منتقل ہوگئے تھے اور وصیت کے مطابق آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔ ٹرسٹ کا سارا انتظام آپ نے گجو کے چند سرکردہ مقامی افراد کے حوالے کر دیا تھا۔

۱۹۸۸ء میں جب قادیانی جماعت کے سابق سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے تمام مسلمانان عالم کو "مکفرین و مکذبین" جیسے نازیبا الفاظ سے مخاطب کرکے انہیں مباہلے کا چیلنج دیا تو آپ نے فوراً اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے مرزا طاہر کو دو بدو مباہلے کی دعوت دی۔ اسی وقت سے آپ نے قادیانیت کے خلاف "اینٹی احمدیہ موومنٹ ان اسلام" کے نام سے باقاعدہ ایک تحریک شروع کی۔ آپ نے گزشتہ چودہ سال کے عرصے میں رد قادیانیت کے موضوع پر متعدد رسالے اور کتابیں تحریر کیں جن میں "تو ان ون امام بے لگام کے منہ میں لگام" وغیرہ شامل ہیں۔ "الفتویٰ انٹرنیشنل" کے نام سے آپ نے ایک سہ ماہی رسالے کا اجراء کیا جو اردو کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی، سواحلی اور افریقہ کی چند دیگر زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے آپ کے رد قادیانیت کے موضوع پر دیگر رسائل و کتب کا بھی متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے، جن میں عربی، انگریزی، سواحلی، فرانسیسی شامل ہیں۔ یہ تمام لٹریچر دنیا کے مختلف علاقوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انٹرنیٹ پر بھی اینٹی

باقی صفحہ 18 پر

# مسلمانوں کو تمام اختلافات بھلا کر

# فتنہ قادیانیت کے خاتمہ کے لئے تحریک چلانی چاہئے

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کے لئے ۱۷ کروڑ ڈالر مختص کئے ہیں۔ مسلم ممالک اور مسلم تنظیمیں اس کا نوٹس لیں۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ عالم اسلام میں دور اندیش اور جرأت مند قیادت کا فقدان ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام یوم تشکر کے سلسلے میں جامع مسجد مرکزی میں منعقد ہونے والے جلسہ عام میں کیا گیا۔ جلسے کی صدارت صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی جبکہ جامع مسجد مرکزی کے خطیب مولانا انوارالحق حقانی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا قاری عبداللہ منیر، مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی، مولانا عبدالعزیز جتوئی نے جلسے سے خطاب کیا۔ علمائے کرام نے کہا کہ برصغیر کے مسلمانوں نے قادیانی فتنے کے خلاف نوے سالہ جدوجہد کی، ہزاروں مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا، ۱۹۵۳ء کی تحریک میں ایک لاکھ مسلمان گرفتار ہوئے، جن میں علماء کی اکثریت تھی، غیر جانبدارانہ رپورٹوں کے مطابق صرف لاہور میں ۲۵ ہزار مسلمانوں نے ناموس رسالتؐ پر جانیں نچھاور کیں، طویل تحریک کے بعد پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے ۷/ ستمبر کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا، ۷/ ستمبر ایک یادگار اور تاریخ ساز دن ہے علماء نے کہا کہ قادیانیوں کے ناپاک عقائد، مکروہ عزائم، ریشہ دوانیوں اور فریب دے کر عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کی سازشوں کے خلاف مسلمانوں کو تمام سیاسی اور مسلکی اختلافات ختم کرکے تحریک چلانی چاہئے۔ مسلمانوں کو اسلامی اقدار اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنا چاہئے اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون کے دائرہ میں پرامن جدوجہد کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ لندن میں قادیانی جماعت کے سربراہ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا میں قادیانیت کے فروغ کے لئے ۱۷ کروڑ ڈالر مختص کئے گئے ہیں، ۲۵ لاکھ ڈالر پاکستان میں مسلمانوں کے ایمان پر وار کرنے کے لئے رکھے گئے ہیں، انہوں نے سوال کیا کہ قادیانیوں کے پاس اتنی بڑی رقم کہاں سے آئی؟ انہوں نے کہا کہ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ مسلمان حکمرانوں میں دور اندیشی اور جرأت کا فقدان ہے۔ علمائے کرام نے دعویٰ کیا کہ قادیانی، پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف مخبری کر رہے ہیں، حالیہ رپورٹ میں امریکہ نے انہیں "آور مین" قرار دیا ہے۔ علماء نے کہا کہ عالم کفر پاکستان میں قادیانیوں کے بارے میں قانون ختم کرنا چاہتا ہے، وہ اس کو امتیازی قانون قرار دے رہے ہیں اور توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کرکے شاتم رسول کو موت کی سزا ختم کرنا چاہتے ہیں اور ۱۹۷۳ء کے آئین کو یکسر تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ علمائے کرام نے متنبہ کیا کہ پاکستان کے مسلمان ناموس رسالتؐ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور اس سلسلے میں ہونے والی تمام سازشوں کو ناکام بنا دیں گے۔

# قادیانیوں کے کچھ عقائد

## مسئلہ حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ایک قادیانی سے گفتگو

شکیل عثمانی

مسئلہ حیات ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام قادیانیوں (ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ دونوں) کے نزدیک ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ قادیانی حضرات مذہبی مسائل پر گفتگو کرتے وقت عموماً سب سے پہلے اس مسئلہ کو چھیڑتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اس مسئلے پر ان کا موقف بہت مضبوط ہے۔ پچھلے دنوں ایک قادیانی سے اس موضوع پر گفتگو ہوئی اور وہ گفتگو ایسے مرحلے پر ختم ہوئی' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسئلے پر ان کا موقف انتہائی کمزور ہے۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے اس گفتگو کا خلاصہ درج کرتا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی تالیف "براہین احمدیہ" (طبع شدہ ۱۸۸۱ء) ہے جو بقول مرزا غلام احمد کے "مؤلف نے ملہم ہو کر بغرض اصلاح تالیف کی" (اشتہار براہین احمدیہ ملحقہ کتاب آئینہ کمالات اسلام و سرمہ چشم آریہ) اور "خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں رجسٹری ہو چکی ہے۔ آپ نے اس کا نام قطبی رکھا یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل و مستحکم اور یہ کتاب خدا کے الہام اور امر سے لکھی گئی ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ نمبر ۲۴۸ اور ۲۴۹)

براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی' قرآن مجید کی آیت:

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ." (الصف:۹)

کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا (اس آیت میں) وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح علیہ السلام کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔"

براہین احمدیہ کی اشاعت کے گیارہ سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا موقف تبدیل کر لیا اور اپنی تالیفات "ازالہ اوہام" اور "توضیح مرام" میں حیات مسیح علیہ السلام کے عقیدے کا انکار کیا اور اسے شرک قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کا عقیدہ خلاف قرآن ہے۔

فرض کریں کہ براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد گیارہ سال کے دوران گیارہ ہزار افراد نے یہ کتاب پڑھی' ان میں سے گیارہ سو افراد نے اس کتاب کے مندرجات سے اتفاق کیا اور ان گیارہ سو افراد میں سے اس دوران گیارہ افراد کا انتقال ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ ان گیارہ افراد کا انتقال قادیانیوں کے نزدیک ایک شرکیہ اور خلاف قرآن عقیدے پر ہوا' تو ان کے اس شرکیہ اور خلاف قرآن عقیدے پر مرنے کی ذمہ داری صرف اور صرف مرزا غلام احمد قادیانی پر عائد ہوتی ہے۔ دنیا میں مجدد' مسیح موعود اور نبی انسانوں کو شرک سے نجات دلانے اور کلام الٰہی کی تبلیغ کے لئے آتے ہیں۔ مرزا صاحب کیسے مجدد' مسیح موعود اور امتی نبی تھے جن کی تعلیمات کے نتیجے میں کم از کم گیارہ افراد شرکیہ اور خلاف قرآن عقیدہ پر مرے؟

اگر یہ کہا جائے کہ مرزا صاحب نے رسمی طور پر براہین احمدیہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کا ذکر کیا ہے' تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب جب بقول خود براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت رسول اللہ تھے (ایام صلح ص ۷۵) تو وہ اپنی کتاب میں کس طرح شرکیہ اور خلاف قرآن عقیدہ

درج کر سکتے تھے؟ نیز خود مرزا صاحب کے قول کے مطابق براہین احمدیہ کی دربار رسالت میں رجسٹری ہو چکی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام قطبی رکھا ہے' تو یہ سوال پھر پیدا ہوتا ہے کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر ایک شرکیہ اور خلاف قرآن عقیدے کی تصدیق کر سکتے ہیں؟ اس ضمن میں ''محمدیہ پاکٹ بک بجواب احمدیہ پاکٹ بک'' کے مولف مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری نے قادیانیوں کے ایک ایک اعتراض کا انتہائی مسکت جواب دیا ہے۔ قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا حیات مسیح اور مسیح موعود کی آمد ثانی کا ماننا قبل از الہام تھا' جب انہیں الہام ہوا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ حیات مسیح علیہ السلام کا ماننا شرک ہے' جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے' لیکن جب ان پر وحی آئی تو بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے لگے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ مجھے یونس علیہ السلام بن متی پر فضیلت نہ دو' بعد میں جب وحی آئی تو فرمایا:

''میں افضل الرسل ہوں۔'' ہم یہاں یہ کہتے ہیں کہ کیا اللہ تعالیٰ کو مرزا صاحب اور انسانوں کے ایمان سے دشمنی تھی کہ گیارہ سال تک ان کو شرکیہ عقیدے پر قائم رہنے دیا اور بقول مولانا عبداللہ معمار' بیت المقدس کی مثال بالکل مہمل ہے۔ اول تو اس لئے کہ بیت المقدس کو قبلہ بنانا حسب ہدایت آیت: ''فبھدھم اقتدہ۔'' (پارہ:۷) انبیائے سابقین کی سنت پر عمل ہے' شرک نہیں' دوم کیا یہ ممکن ہے کہ انبیاء جو شرک کو ختم کرنے آئے تھے خود شرک میں

باقی صفحہ 16 پر

## بقیہ عالمی خبریں

مولانا محمد یسین' حاجی عبداللہ جان مینگل' حاجی چوہدری محمد طفیل اعزاز' حاجی محمد نعیم رئیسانی' مولانا عبدالرزاق' حاجی سید سیف اللہ آغا' مولانا عبدالرزاق باچا' مولانا قاری ولی محمد' حاجی عبدالعزیز' حاجی عبدالرشید' مولانا عزت اللہ' مولانا مولا بخش' قاری عبدالرشید' حاجی مقبول احمد' مولانا عطاء اللہ' حاجی محبت خان باروزئی' مولانا حضور بخش' حاجی گل حسن گجر' مولانا ممتاز احمد' حاجی خواجہ محمد اشرف' حاجی شیخ غلام حیدر' حاجی محمد اکبر' سید عبداللطیف شاہ' مولانا قمر الدین' مولانا محمد الیاس' مولانا عبدالغفور اور مفتی احتشام الحق آسیا آبادی شامل ہیں۔ صوبائی مجلس عاملہ کے ارکان میں مولانا عبدالرحمن' مولانا قاری محمد اسلم حقانی' مولانا حسین احمد' مفتی عنایت اللہ' حاجی عبدالسلیم' حاجی محمد اسلم خان' میاں محمد عرفان' سردار صفدر زمان' حاجی خان داد جدون' حاجی عبدالحق سواتی' حاجی محمد صابر' سجاد حیدر' عبدالخالق' محمد زبیر' عتیق الرحمن' ملک سعید حسن' سید مجیب الرحمن آغا' حاجی عبدالمتین' میر اسلم رند' محمد الیاس' حاجی رشید الزمان' سید دوست محمد عرف ملنگ' سید عنایت شاہ' محمد نواز ولد حاجی عبدالرزاق' غازی عبدالرحمن' سید ریحان زیب شاہ' حبیب اللہ کاکڑ' قاری منظور احمد تونسوی' قاری محمد شریف' حافظ رحمت اللہ' کامران خان اور حاجی محمد اشرف مینگل شامل ہیں۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام عشرہ ختم نبوت کا انعقاد

کوئٹہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان نے ۷ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک عشرہ ختم نبوت منانے کا اعلان کیا ہے۔ اس بات کا فیصلہ ایک اجلاس میں کیا گیا' جس کی صدارت جماعت کے صوبائی امیر مولانا عبدالواحد نے کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ ۷ ستمبر ایک یادگار اور تاریخ ساز دن ہے' اس روز برصغیر کے مسلمانوں کی ۹۰ سالہ جدوجہد' علمائے حق کے اخلاص اور شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں کے بعد قادیانی اپنے منطقی انجام کو پہنچے اور آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے' اس لئے مجلس اپیل کرتی ہے کہ تمام مسلمان ۷ ستمبر کو یوم تشکر منائیں اور ۷ ستمبر سے ۱۷ ستمبر تک عشرہ ختم نبوت منایا جائے' جلسوں اور اجتماعات میں اس دن تجدید عہد کیا جائے' علمائے کرام قادیانی فتنے کے عقائد و عزائم اور عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف ان کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کریں اور ان کا محاسبہ جاری رکھیں۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار دینا اینڈ سنز جیولرز
ASJ
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP: 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR.
MITHADER, KARACHI. PHONE: 7514972-7531133

# عالمی خبروں پر ایک نظر

## گستاخ رسول کو سزائے موت

بہاولنگر (پ ر) تقریباً دو سال پہلے چوہدری بشیر احمد ولد نور محمد بستی جوڑانہ بہاولنگر کے رہائشی نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا' چوہدری بشیر نے اپنے آپ کو قلندر کہا اور یہ کہا کہ قلندروں کا درجہ نبیوں سے زیادہ ہے' اپنے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا کہ مجھ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح آ گئی ہے' میرے پاس بیٹھنے والے میرے صحابی ہیں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے نازیبا الفاظ بولے کہ کوئی انسان سن نہیں سکتا' اس کی محافل میں مجالس میں ختم نبوت کے رضاکار جاتے رہے اور اس کی کفریہ گفتگو ٹیپ کرتے رہے۔ ۳۰/اکتوبر ۲۰۰۱ کو مبلغ ختم نبوت بہاولنگر مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے ۲۹۵-اے' ۲۹۵-سی کے تحت مقدمہ درج کروا کر اس کو گرفتار کرایا' یہ کیس مختلف عدالتوں میں زیر سماعت رہا' دوران سماعت ملزم کے بیٹوں نے مدعی کیس مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم شجاع آبادی اور گواہان کو بیس لاکھ روپے کی آفر کرائی کیونکہ ملازم کروڑوں پتی ہے لیکن مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم شجاع آبادی اور گواہان نے کہا کہ ہمارے سامنے قیامت کے دن آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہے۔ ملزم کی طرف سے وکیل چوہدری رفیق ناصر تھا اور ختم نبوت کی طرف سے کیس لڑنے کی سعادت شیخ طلعت محمود گھگے زئی اور مشتاق احمد پراچہ کو نصیب ہوئی۔ دو سال کے عرصہ سماعت کے بعد ۶/اگست ۲۰۰۳ کو ایڈیشنل سیشن جج راؤ جاوید اختر کو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا کہ انہوں نے فاضل بحث کے بعد ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ ملزم کا صرف ایک کفریہ جملہ سنا اور ٹیپ بند کرادی اور اسی روز ہی فیصلہ سنایا' فیصلہ کے وقت عدالت میں پولیس کی بھاری نفری مسلح موجود تھی تمام آدمیوں کو عدالت کے کمرہ سے کافی دور کر دیا گیا' آواز پڑنے پر مبلغ ختم نبوت مولانا محمد قاسم شجاع آبادی فیصلے کی سماعت کے لئے کمرہ عدالت میں گئے' جج نے ملزم کو سزائے موت اور ایک لاکھ روپے جرمانے کی سزا سنائی اور اپیل کے لئے صرف سات دن کا ٹائم دیا' عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ قید ہوگی' فیصلہ سنتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور دفتر ختم نبوت میں لوگ مبارکباد دینے کے لئے آنا شروع ہو گئے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ختم نبوت بہاولنگر نے مرزائیوں کے خلاف ۲۹۸-سی کا مقدمہ درج کرایا تھا جس میں ملزم عطاء اللہ مرزائی کو دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانے کی سزا ہوئی تھی' مولانا محمد قاسم شجاع آبادی نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب تک میرے جسم میں خون کا آخری قطرہ ہے' گستاخان رسول' مرزائیت' یہودیت' عیسائیت کے خلاف جہاد کرتا رہوں گا' اگر اس راستہ میں موت آ گئی تو میرے لئے سعادت کی موت ہوگی۔ اس کیس میں ختم نبوت کے رضاکار جناب ماسٹر غلام حسین' حاجی محمد یعقوب' راؤ لیاقت علی ارشاد احمد' محمد امین' مولانا سعید احمد نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کام کیا اور اس کذاب کو پھانسی کے پھندے تک پہنچایا۔

## جامعہ قاسم العلوم فقیروالی میں رد قادیانیت کورس کا انعقاد

فقیروالی (نمائندہ خصوصی) ملک کی عظیم دینی درسگاہ' زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت مولانا فضل محمد رحمۃ اللہ علیہ کی علمی یادگار جامعہ قاسم العلوم فقیروالی میں مہتمم جامعہ فضیلت الشیخ حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی صاحب دامت برکاتہم نے فقیروالی کے قرب و جوار میں قادیانیوں کے کفر' دجل فریب سے مسلمانوں کو آگاہ کرنے اور قادیانیت کے رد کے لئے رد قادیانیت کورس کا اہتمام کیا۔ جامعہ قاسم العلوم فقیروالی میں اکابرین ختم نبوت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اپنے زمانہ میں تشریف لاتے تھے۔ سالانہ کانفرنس پر گویا جامعہ قاسم العلوم فقیروالی کو علاقہ کے لئے ختم نبوت کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں قادیانیت کے کفریہ حوالہ جات عوام الناس کو دکھانے کے لئے جامعہ کی عظیم الشان بے مثال لائبریری سے کتب پیش کی

جاتیں تھیں۔ جامعہ قاسم العلوم نے ہر میدان میں تحفظ ختم نبوت کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دیا' جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی دامت برکاتہم نے کورس کا اہتمام کیا تو اکابرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ختم نبوت کے مرکزی رہنما استاذ المناظرین حضرت مولانا خدا بخش دامت برکاتہم' مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مبلغ ختم نبوت بہاولنگر مولانا محمد قاسم شجاع آبادی جامعہ میں حاضر ہوئے۔ ۱۸ تا ۲۰ جمادی الثانی تک کورس رکھا گیا۔ کورس کا آغاز ۱۸/ جمادی الثانی کو صبح ۸ بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ استاذ المناظرین حضرت مولانا خدا بخش نے اپنے مخصوص انداز میں مدلل لیکچر دیا۔ وقفہ کے بعد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مدلل لیکچر دیا۔ کورس کی ایک نشست میں مبلغ ختم نبوت بہاولنگر محمد قاسم شجاع آبادی نے لیکچر دیا۔ الحمدللہ! کورس میں جامعہ کے اساتذہ طلبہ کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی علمائے کرام تشریف لائے۔ حضرت مہتمم صاحب کی کوششوں سے کورس بہت کامیاب رہا' آخری نشست میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچر دیا اور مہتمم صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ کورس اختتام پذیر ہوا۔ حضرت مہتمم صاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ ہر سال جامعہ میں سالانہ رد قادیانیت کورس ہوگا۔ ختم نبوت کا لٹریچر شرکائے کورس میں تقسیم کیا گیا۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد جامعہ رشیدیہ ہارون آباد میں حضرت مولانا خدا بخش صاحب نے عوام الناس' اساتذہ اور طلبہ سے خطاب کیا اور عقیدۂ ختم نبوت' قرآن وحدیث کی روشنی میں کے موضوع پر بیان بھی کیا۔

## ختم نبوت کانفرنس منڈی بہاؤالدین

منڈی بہاؤالدین (شوکت ایوب تونسوی)

ضلع منڈی بہاؤالدین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۲۳/ اگست ۲۰۰۳ کو بروز ہفتہ بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی تاریخ کا باقاعدہ اعلان ایک ماہ قبل کیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا ارشاد اللہ صدیقی' اور دیگر احباب ختم نبوت کی مشاورت سے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی نے شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان ایم این اے گوجرانوالہ' استاذ المناظرین حضرت مولانا اللہ وسایا مرکزی رہنما مجلس تحفظ ختم نبوت' فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی محمد ابرار سلطان ایم این اے کوہاٹ' جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علی راولپنڈی سے رابطہ کیا' بعدازاں مقامی علمائے کرام سے انفرادی مشاورت کے بعد ضلع منڈی بہاؤالدین کے خطباء اور علمائے کرام کے نام سے مزین خوبصورت اشتہار چھاپا گیا۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا طیب فاروقی نے ضلع منڈی کو چار حصوں میں تقسیم کیا: ہیڈ فقیریاں گوجرہ اور قرب و جوار کے علاقے میں محترم قاری عبدالواحد سے مل کر علاقہ بھر میں محنت کی' شہر منڈی بہاؤالدین میں محترم جناب امیر حمزہ کے ساتھ مل کر خصوصی ملاقاتیں کیں اور مساجد میں دروس کا اہتمام کیا گیا' تحصیل پھالیہ میں طلباء جامعہ نورالہدیٰ کے ساتھ مل کر اشتہارات چسپاں کئے اور علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں' تحصیل ملکوال اور ڈنگہ کے علاقے میں خوب محنت کی' مہمانوں کے استقبال اور اکرام کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی' جس کی نگرانی محترم حافظ جاوید صاحب منشی محلہ اور محترم حاجی عبدالرحمن صاحب ارشاد ٹاؤن نے اپنے دیگر احباب کے ساتھ مل کر احسن طریقے سے کی۔ بہرکیف اخبارات میں بیانات اور اشتہارات کے علاقہ رکشوں پر چھوٹے بینرز اور چوکوں پر بڑے بینرز ختم نبوت کانفرنس کے سجائے گئے جس سے منڈی بہاؤالدین کا ہر شخص ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا متمنی بنا گیا' الحمدللہ! مہمانوں کی آمد بعد نماز عصر ہی شروع ہوگئی۔ سب سے پہلے مولانا اللہ وسایا مدظلہ تشریف لائے بعدازاں حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان تشریف لائے' جن کا استقبال حضرت امیر کرم صدیقی' مولانا محمد طیب فاروقی' قاری خلیل احمد آزاد' مولانا شوکت ایوب تونسوی' قاری امان اللہ رحمانی' مفتی سیف الدین اور مدرسہ کے طلباء نے کیا جب کہ مولانا اللہ وسایا' مولانا اشرف علی قریشی کے ہاں تشریف لے گئے' بعد نماز مغرب ماحضر پیش کیا گیا جب کہ مولانا فاروقی نے جلسہ گاہ میں پہنچ کر اسٹیج کے انتظام کا معائنہ کیا جو کہ بھائی امیر حمزہ نے اپنے احباب سے مل کر تیار کیا تھا۔ بعد نماز عشاء کانفرنس کا باقاعدہ آغاز محترم قاری محمد یٰسین تونسوی کی تلاوت سے ہوا' محترم شیخ محمد فیصل نے خدمات علمائے دیوبند پر نظم اور مولانا محمد نواز نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مولانا اللہ وسایا صاحب کو خطاب کی دعوت دی گئی' حضرت نے بہت ہی خوبصورت اور دلکش انداز میں قادیانیت کا کفر عقلی اور نقلی دلائل سے لوگوں کے دلوں و دماغوں میں نقش کیا اور کانفرنس کے انعقاد پر ضلع بھر کی دینی' مذہبی قیادت کو خراج عقیدت پیش کیا' بعد میں جانشین شیخ القرآن مولانا اشرف علی نے عقیدۂ توحید و رسالت کو خوبصورت انداز میں بیان کرنے کے بعد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خوب سراہا۔ آخر میں حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان ایم این اے نے خطاب فرمایا۔ حضرت نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیاد ہے اس پر تمام مکاتب فکر کا غیر متزلزل ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت کا ہر دور میں تلوار کے ساتھ قلع قمع کیا گیا' مجلس کے اکابر نے پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے بھرپور انداز میں قادیانیوں کا تعاقب کیا' دنیا بھر میں جماعت کی شاخیں قائم ہوئیں لہٰذا عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت کے تعاقب کے لئے اس غیر متنازعہ جماعت عالمی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کریں۔ آخر میں مبلغ ختم نبوت مولانا محمد طیب فاروقی نے ایک قرارداد منظور کرائی کہ پاکستان میں کلیدی عہدوں پر فائز ملک و ملت کے باغی غدار قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں کو برطرف کیا جائے خصوصاً محکمہ اوقاف کے سیکرٹری جاوید اعوان کو جو کہ حال ہی میں قادیانی جماعت کے سربراہ کی بیعت کر کے اور انہیں چندہ دے کر آیا ہے۔ نیز انہوں نے جامع مسجد نور سبزی منڈی کی منتظمہ کمیٹی اور مقامی علمائے کرام' ضلع کی انتظامیہ اور دور دراز سے قافلوں کی صورت میں آنے والے خصوصاً مولانا جمیل احمد بالاکوٹی سرائے عالمگیر اور معاونین کانفرنس کا بصد احترام شکریہ ادا کیا۔ نیز انہوں نے اسٹیج پر آنے والے مہمانان گرامی کا خوبصورت اور نعروں کی گونج میں استقبال کیا' الحمدللہ! کانفرنس ہر اعتبار سے بہت ہی کامیاب ہوئی' جامع مسجد نور سبزی منڈی اپنی وسعت کے باوجود اجتماع کے لئے ناکافی ثابت ہوئی آخر میں حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب نے اختتامی دعا کرائی مہمانان گرامی کو نشست کے قیام کے بعد شیخ مولانا ارشاد اللہ صدیقی' قاری عبدالواحد' حاجی عبدالرحمن' مولانا حبیب اللہ' مولانا محمد طیب فاروقی' ملک محمد یامین قادری اور دیگر احباب نے الوداع کہا۔

## قادیانی' مسلمانوں کے استحصال کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں

کوہاٹ (نمائندہ خصوصی) اسلام کو تباہ کرنے یا ختم کرنے کی ہر کوشش ناکام بنادی جائے گی۔ قادیانی' اسلام کے خاتمے کا خواب دیکھنا چھوڑ دیں۔ قادیانیت نے دنیا کو نفرت کی سیاست کے سوا اور کچھ نہیں دیا' صیہونی لابی کا آلہ کار بن کر قادیانی مسلمانوں کے استحصال کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں۔ ۱۱/ستمبر کے واقعات کے بعد سے قادیانیوں کی اکثریت اپنے باطل مذہب سے تائب ہو کر اسلام قبول کر رہی ہے۔ اسلام کے عالمی غلبے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا خواجہ خان محمد' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مفتی محمود الحسن' مولانا محمد علی اور دیگر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر قادیانی' صیہونی غلبے کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور مختلف ممالک میں صیہونی گماشتوں کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ مختلف اسلامی ممالک میں اہم قومی رازوں کی چوری میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کی اطلاعات منظر عام پر آرہی ہیں' جس سے ان کی اسلام کی دشمنی واضح ہو رہی ہے۔ یورپی ممالک میں مسلمانوں کے لئے مختص حقوق کو قادیانیوں نے حاصل کر کے مسلمانوں کو ان حقوق سے محرومی کا شکار بنادیا ہے۔ بیرونی ممالک میں مراعات اور سیاسی پناہ کے حصول کے لئے مختلف پاکستانی سفارت کاروں کا خود کو قادیانی ظاہر کرنا ملک کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرتا ہے۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آئینی حقوق سے ہٹ کر قادیانیوں کو فراہم کی جانے والی دیگر مراعات فی الفور بند کی جائیں اور ان کی غیر قانونی سرگرمیوں کا سدباب کیا جائے۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے سہ سالہ انتخابات

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے آئندہ تین سال کے انتخابات گزشتہ دنوں منعقد ہوئے جس میں متفقہ طور پر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب کو صوبہ بلوچستان کا امیر منتخب کر لیا گیا' جبکہ دیگر صوبائی عہدیداروں میں مولانا عبداللہ منیر نائب امیر اول' حاجی سید شاہ محمد آغا نائب امیر دوم' ناظم تبلیغ قاری عبدالرحیم رحیمی' ناظم اعلیٰ حاجی تاج محمد فیروز' ناظم حاجی خلیل الرحمن' نائب ناظم حاجی سید سراج آغا' ناظم رابطہ و نشر و اشاعت قاری محمد حنیف' ناظم مالیات حاجی زاہد رفیق' نائب ناظم مالیات ندیم خان' ناظم دفتر حاجی نعمت اللہ خان' لائبریری انچارج عبدالصمد بلوچ اور ناظم ریکارڈ حاجی گل محمد آغا شامل ہیں۔ صوبائی شوریٰ کے ارکان میں مولانا انوار الحق حقانی' شیخ الحدیث مولانا سید عبدالستار شاہ' مولانا قاری مہر اللہ' شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی' مولانا نظر محمد' مفتی سیف الرحمن' مولانا محمد طاہر' مولانا عبدالغنی' مولانا محمد شفیع نیاز' مولانا حافظ محمد یوسف' مولانا عبدالقدوس' مولانا امان اللہ مینگل'

باقی صفحہ 22 پر

# مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ<br>پروفیسر محمد الیاس برنیؒ<br>قیمت: 150 روپے | مقدمہ قادیانی مذہب<br>پروفیسر محمد الیاس برنیؒ<br>قیمت: 75 روپے | خاتم النبیین<br>علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ<br>قیمت: 75 روپے | رئیس قادیان<br>مولانا محمد رفیق دلاوریؒ<br>قیمت: 100 روپے | آئینہ قادیانیت<br>مولانا اللہ وسایا<br>قیمت: 50 |
| تحفہ قادیانیت (جلد اول)<br>مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ<br>قیمت: 150 روپے | تحفہ قادیانیت (جلد دوم)<br>مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ<br>قیمت: 150 روپے | تحفہ قادیانیت (جلد سوم)<br>مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ<br>قیمت: 150 روپے | تحفہ قادیانیت (جلد چہارم)<br>مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ<br>قیمت: 150 روپے | تحفہ قادیانیت (جلد پنجم)<br>مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ<br>قیمت: 150 |
| احتساب قادیانیت (جلد اول)<br>مولانا لال حسین اخترؒ<br>قیمت: 100 روپے | احتساب قادیانیت (جلد دوم)<br>مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد سوم)<br>مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد چہارم)<br>علامہ کشمیریؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت عثمانیؒ، حضرت میرٹھیؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد پنجم)<br>مولانا سید محمد علی مونگیریؒ<br>قیمت: 125 روپے |
| احتساب قادیانیت (جلد ششم)<br>قاضی سلمان منصور پوریؒ<br>پروفیسر یوسف سلیم چشتی<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد ہفتم)<br>مولانا سید محمد علی مونگیریؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد ہشتم)<br>مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد نہم)<br>مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ<br>قیمت: 125 روپے | احتساب قادیانیت (جلد دہم)<br>مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ<br>قیمت: 125 روپے |
| قومی تاریخی دستاویز<br>مولانا اللہ وسایا<br>قیمت: 100 روپے | قادیانی شبہات کے جوابات<br>مولانا اللہ وسایا<br>قیمت: 60 روپے | رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام<br>مولانا عبد اللطیف مسعود<br>قیمت: 100 روپے | سوانح مولانا تاج محمودؒ<br>صاحبزادہ طارق محمود<br>قیمت: 100 روپے | اٹھارہ اہم پیشگوئیاں<br>مولانا محمد اقبال رنگونی<br>قیمت: 20 روپے |

**نوٹ:** تحفہ قادیانیت مکمل سیٹ 600 روپے، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ 1,000

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

51-1122

فرما گئے یہ ہادی — لانبی بعدی

بمقام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دارالمبلغین کے زیر اہتمام

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم

مخدوم العلماء پیر طریقت حضرت سید شاہ **نفیس الحسینی** دامت برکاتہم

# مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

## سالانہ

# ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

## بتاریخ ۷ شعبان تا ۲۷ شعبان ۱۴۲۴ھ بمطابق 4 اکتوبر تا 24 اکتوبر 2003ء

کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کے لئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش، خوراک، نقد وظیفہ منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا۔ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا۔ کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔ نیز پوزیشن حاصل کرنیوالوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں۔ جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔

درخواستوں کیلئے پتہ: شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

فون چناب نگر: 04524/212611
ملتان: 061/51172

REGD. NO. SS-160

بروز

جمعرات
جمعۃ المبارک

3 2
اکتوبر 2003ء
٦ ٥
شعبان ۱۴۲۴ھ

بمقام
مسلم کالونی چناب نگر

# ۲۲ویں سالانہ دو روزہ عظیم الشان ختم نبوّت کانفرنس

زیر صدارت: مخدوم المشائخ حضرت مولانا
## خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء، مشائخ، سیاسی قائدین، دانشور اور وکلاء خطاب فرمائیں گے

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

| فون | ملتان | کراچی | لاہور | اسلام آباد | راولپنڈی | سرگودھا | گوجرانوالہ | فیصل آباد | چناب نگر | کوئٹہ | ٹنڈو آدم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| نمبرز | 514122 | 7780337 | 5862404 | 829186 | 5551675 | 710474 | 215663 | 633522 | 212611 | 841995 | 71613 |